حکومت پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

دار العلوم غوثیہ ، سلطانیہ مرید والا کے مہتمم اعلیٰ صاحبزادہ سید امیر علی شاہ سے بات چیت

پاکستان کو دنیا کا جدید ترقی یافتہ ملک بنانے کیلئے نواز شریف کو حکومت کا موقعہ دیا جائے۔ (کمال اے محمودی)

ہم حبیب بنک کے ایمپلائز کے حقوق کیلئے لڑتے رہیں گے۔ ایمپلائز یونین کے ممتاز نوجوان لیڈر محمد علی میمن

افغانستان میں امن و استحکام کے اہم کردار مذاکرات میں

کیا اعجاز الحق اور سینئر پاکستانیوں کی توقعات پر پورا اتریں گے؟

مولانا نعیمی آئی جے آئی کی مخالف قوتوں کا ایجنٹ ہے پیر قیصر نواز گھگہ

القرآن

نیکی یہ نہیں کہ منہ (عبادت کے لئے) مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف، ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب۔(قرآن حکیم) پر اور نبیوں پر۔ اور اللہ کی راہ میں اپنا دل پسند مال خرچ کرے، اپنے رشتے داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں اور مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں اور غلاموں کی رہائی کے لئے۔ اور نماز قائم رکھے اور زکواۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر کرنے والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت۔ یہی وہ ہیں جو قول کے پکے ہیں اور اپنی بات سچ کر دکھائی اور یہی لوگ (دراصل) پرہیزگار ہیں۔

سورۃ البقرہ ۲ آیت ۱۷۷

----(لوگ) آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں۔ آپؐ فرمادیجئے کہ جو مال (اللہ کی راہ میں) تم خرچ کرو تو وہ تمہارے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہگیروں کے لئے ہے۔ اور جو بھلائی کرو، بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔

سورۃ البقرہ ۲ آیت ۲۱۵

(لوگ) آپؐ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں۔ آپؐ فرمادیجئے، جو تمہاری حاجت سے بچ جائے۔ اس طرح اللہ تم سے آئتیں بیان فرماتا ہے، تاکہ تم دنیا اور آخرت کے کاموں میں تفکر کرو اور آپؐ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ فرمادیجئے ان کا بھلا کرنا بہتر(عمل) ہے اور اگر اپنا اور ان کا خرچ (ان کے فائدے کی نیت سے) ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں شقت میں ڈالتا۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

سورۃ البقرہ ۲ آیت [illegible]

ARY

A. R. Y. TRADERS
GENERAL MERCHANTS

P. O. Box : 1123, Dubai
United Arab Emirates
Tel : 285659, 229853, 282806
Fax : 285831, Telex : 47175 ARY EM
Cable : SANDALEEN

یوتھ
لاہور پاکستان

حکومتِ پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

نئی نسل کا انگلش، اردو زبان میں بیک وقت شائع ہونے والا بین الاقوامی نیوز میگزین

گورنمنٹ آف پاکستان وزارت اطلاعات ونشریات کی سنٹرل میڈیا میں شامل
ممبر آف آڈٹ بیورو آف سرکولیشن (ABC)

جلد نمبر ۴ شمارہ ۷ ماہ جولائی ۱۹۹۲

اس شمارے میں

۱. حمد ———— 3
۲. القرآن ———— 4
3. اداریہ ———— 6
4. ممتاز روحانی شخصیت ———— پیر سید امیر علی شاہ ———— 7
5. حبیب بنک یونین کے جنرل سیکرٹری محمد علی میمن سے گفتگو ———— 10
6. سینیئر پروموٹر ملک سلیم کہتے ہیں 13
7. دل دریا سمندروں ڈونگے ———— 16
8. جمعیت مشائخ پاکستان کے ممتاز رہنما پیر قلعیر نواز کھگہ ———— 15
9. ممتاز خاتون لیڈر رنلوفر بختیار ———— 21
۱۰. ماڈل گرل شہزادی کوثر ———— 22
۱۱. فیڈریشن آف نیشنل بلڈرز کے سیکرٹری جنرل عبدالحفیظ چوہدری 24
12. کمال احمد محمودی ———— 26

ایڈیٹرانچیف : **محمد صدیق القادری**

سب ایڈیٹرز : توصیف القادری۔
مس روبینہ

انچارج تزئین وآرائش : محمد خلیل شاھد

رنگین ———— : شاھد پرویز

ڈیزائنر ———— : مقصود آرٹسٹ

کمرشل اینڈ ایکسپورٹ مینجر : تنویر صدیق

سرکولیشن مینجر : توحید اختر

متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، بحرین، قطر، اومان
کویت، مصر، اردن، جاپان، کوریا، بنگلہ دیش، برونائی،
چین۔ ہانگ کانگ۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا، تھائی لینڈ
فرانس، نیپال، فلپائن، سنگاپور۔ سری لنکا۔ تائیوان
امریکہ، برطانیہ، جرمنی، انڈیا، آسٹریلیا۔ ہالینڈ
کینیڈا۔ مالدیپ۔

قیمت 30 روپے

فون : 354729

خط وکتابت کا پتہ
"یوتھ انٹرنیشنل میگزین"
اوقاف بلڈنگ ۶ فلور نزد پرانا اسٹیٹ بنک پوسٹ بکس ۲۳۴۶ لاہور پاکستان

پبلشرز محمد صدیق القادری نے طیب اقبال پرنٹرز رائل پارک سے چھپوا کر اوقاف بلڈنگ ۶ فلور نزد پرانا اسٹیٹ بنک لاہور سے شائع کیا۔

حمد باری تعالیٰ

جب تری ارض و سماء کو دیکھا
دل میں بس تیری ثناء کو دیکھا

ساری دنیا ہے تری غار حرا
میں نے یوں غار حرا کو دیکھا

جس نے ایقان کا رستہ پکڑا
اس نے ہی راہ ہدیٰ کو دیکھا

پیش منظر ہے تیرا صاف ثبوت
جبکہ منکر نے قفا کو دیکھا

چاہیے تھا کہ تجھے دیکھتے سب
سب نے موسیٰ کو عصاء کو دیکھا

ہو گیا اور موحد مخلص
اس نے جب قوس قزح کو دیکھا

مخلص قریشی

اداریہ

وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین کے مطابق سندھ میں حالات کو معمول پر لانے کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قانون شکنوں سے آہنی ہاتھ کے ساتھ نمٹنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ مظفر شاہ نے ۱۸ مارچ کو اپنی پہلی پریس کانفرنس میں یہ خدشہ ظاہر کیا تھا کہ بعض غیر جمہوری قوتیں سندھ کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کے لئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ شاہ صاحب نے انتباہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ حکومت اس کی ہرگز اجازت نہیں دے گی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کے بیانات محض اخبارات کے صفحات کی حد تک ہیں۔ عملی اقدامات کیا ہوئے اور ان کا کیا نتیجہ رہا۔ تخریب کاری اور دہشت گردی کی نئی وارداتیں اس کا منہ بولتا جواب ہیں۔ زبانی جمع خرچ خود کو فریب دینے کے مترادف ہے۔ حکومت یقیناً حالات کی سنگینی کا ادراک رکھتی ہے۔ لیکن اگر وہ فی الواقعہ ان سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونا چاہتی ہے تو تمام محب وطن جمہوری قوتوں کو اعتماد میں لے کر ایک بڑے آپریشن کا اہتمام کرنا ہوگا۔ یاد رکھیں! جب تک عوام کو جان و مال، عزت و آبرو کا تحفظ اور پر امن فضا مہیا نہیں کی جاتی، حکومت کا سنگھاسن ڈولتا رہے گا۔

محمد صدیق القادری
ایڈیٹر انچیف

ممتاز روحانی شخصیت پیر سید امیر علی شاہ مہتمم اعلیٰ دار العلوم غوثیہ سلطانیہ مرید والا سے خصوصی بات چیت

معروف روحانی پیر مدرسہ غوثیہ، سلطانیہ، رضویہ کے مہتمم صاحبزادہ پیر سید امیر علی شاہ

دنیا میں ایسی ہستیاں یقیناً قابل تعریف ہیں جو اپنی زندگیوں کو اللہ کی رضا کے لئے خلق خدا کی خدمت میں وقف کر دیتی ہیں ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودگی کے حصول کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔ ایسی ہستیوں میں ایک ہستی صاحبزادہ پیر سید امیر علی شاہ ہیں جو ولی کامل پیر سید فقیر علی شاہ صاحب رحمتہ علیہ آف کالودی شریف کے صاحبزادے اور سجادہ نشین ہیں۔ اپنے والد گرامی کی طرح امیر علی شاہ انتہائی نفیس، خوش اخلاق ملنسار طبیعت کے مالک سادگی اور انکساری میں اپنی مثال آپ ہیں۔ دنیاوی خواہشات کی بجائے دین مصطفےٰ کی تبلیغ ان کی زندگی کا اولین مقصد ہے۔

سید امیر علی شاہ ریاست کپور تھلہ رسالہ ضلع جالندھر ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندانی بزرگ سید باغ علی شاہ کئی گاؤں کے مالک تھے۔ سید امیر علی شاہ نے ابتدائی روحانی تعلیم اپنے والد سید فقیر شاہ صاحب سے حاصل کی۔ تحصیل بٹالہ میں میاں صاحب کے مدرس قادریہ فاضلیہ سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز کیا۔ سکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ امرتسر میں مذہبی تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد مذہبی تعلیم شرقپور شریف، حزب احناف لاہور اور فیصل آباد میں مولانا سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ روحانیت خادم اولیاء ولی کامل سید فقیر علی شاہ رحمتہ علیہ سے حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اپنے علاقہ گوجرہ کالودی شریف سے خطابت کا آغاز کیا۔ مولانا حامد علی، خواجہ قمر الدین سیالوی، صاحبزادہ فیض الحسن کی خواہش پر

جمعیت علماء پاکستان میں شامل ہوئے۔ روحانی تبلیغ کے ساتھ ساتھ جمعیت علماء پاکستان کے پلیٹ فارم پر فیصل آباد ڈویژن کے صدر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی ان کے ذاتی دوستوں میں ہیں۔ آپ کی جمعیت کے لئے بے لوث خدمات ہیں۔ آج تک کوئی مالی فائدہ نہیں اٹھایا۔ آج سے بیس برس قبل سمندری ملتان روڈ پر مرید والا جیسے جنگل میں وہاں کی عوام اور مریدوں کی خواہشات کے مطابق اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ مرید والہ کے مین روڈ پر مسجد بنائی۔ مدرسہ انجمن غوثیہ، سلطانیہ رضویہ کے نام مذہبی تعلیم کا ادارہ قائم کیا۔

اس مدرسے کے صدر مہتمم پیر سید امیر علی

صاحبزادہ سید امیر علی شاہ اپنے بھائیوں کے ہمراہ خوشگوار موڈ میں۔

دارالعلوم کے سالانہ جلسہ کا منظر۔

شاہ سینئر نائب صدر صوفی اقبال نائب صدر غلام نقشبند جنرل سیکرٹری سید فرید سلطان ہیں۔ ایگزیکٹو ممبران میں سید ارشاد حسین شاہ سید خلیل احمد شاہ چوہدری عطا محمد حاجی عنایت اللہ حاجی خدا بخش رائے جہانگیر اور غلام ربانی ہیں۔ مدرسے کا انتظام ان گیارہ ممبران کے سپرد ہے۔ سلطانی جامع مسجد مدرسے کے ساتھ منسلک ہے۔ البتہ اس کا مالی حساب مدرسے سے علیحدہ ہے۔

اس مدرسے کو کئی لحاظ سے فضیلت حاصل ہے۔ یہاں سے پانچ سو سے زائد عالم اور فاضل علم حاصل کر کے اندرون اور بیرون ملک تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مدرسے کی لائبریری میں مذہبی کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ بعض اہم اور نایاب کتابیں سعودی عرب سے بھی منگوائی ہیں تاکہ مدرسے کے طالب علم اعلیٰ دینی کتابوں سے مستفید ہو سکیں۔

مدرسے کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حکومتی ادارے رشوت لے کر مدرسوں کو گرانٹ دیتے ہیں جبکہ ہم رشوت کو حرام سمجھتے ہیں اسی لئے حکومت کے ادارے ہمارے مدرسے کو نہ زکواۃ فنڈ سے اور نہ ہی ویلفیئر فنڈ سے گرانٹ دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم غلط اعداد و شمار پر یقین نہیں رکھتے اور نہ ہی وزیروں کی

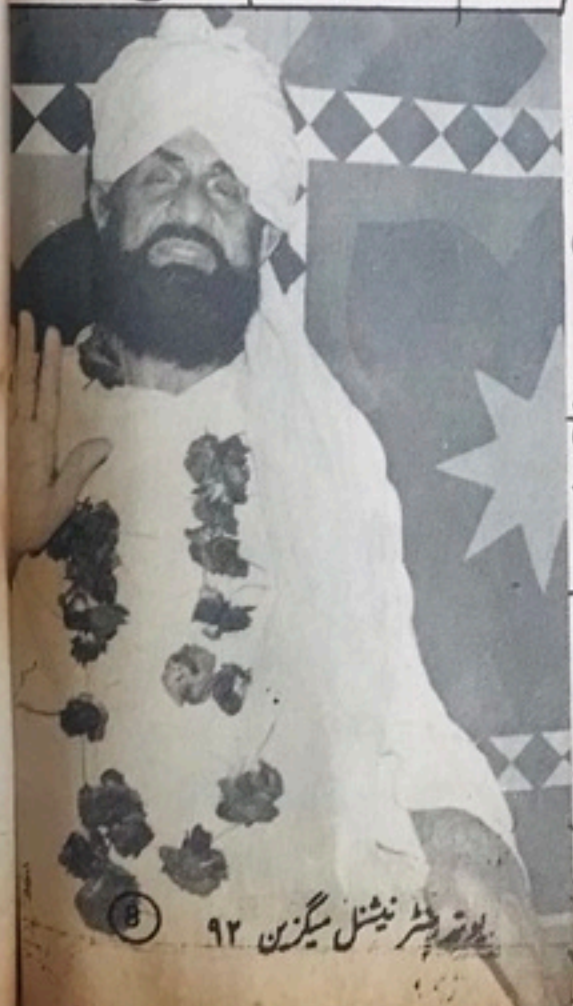

وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی کیساتھ

صاحبزادہ امیر علی شاہ اپنے اہل خانہ کیساتھ۔

سفارشوں کے ذریعے گرانٹ مانگتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہو رہا ہے۔

اس مدرسے میں سوشل ویلفیئر (زکوہ ڈیپارٹمنٹ) بیت المال کے کئی افسروں نے وزٹ کیا ہے لیکن ابھی تک کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے۔ مدرسے میں طلباء کی رہائشی سہولتوں کے لئے مشکلات ہیں۔ اتنے بڑے مدرسے کو چلانے کے لئے فنڈز کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارا پروگرام ہے مدرسے کی آمدن کو بڑھانے کے لئے اور مالی مشکلات پر قابو پانے کے لئے تین کنال جگہ میں دوکانیں تعمیر کی جائیں تاکہ مدرسہ کی مستقل آمدن ہو سکے۔ اس سلسلہ میں مخیر حضرات کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔

دورے سے فارغ التحصیل

ان طلباء میں سے سرفہرست حافظ رسول بخش برطانیہ میں دین مصطفےٰ کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ مولوی غلام حسین رحیم یار خان مولانا نذیر احمد جنوبی افریقہ میں یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مذہبی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ میں پچھلے سال سے لڑکیوں کے لئے عالماں فاضلاں کا کورس شروع کیا ہے۔ زیر تعلیم 50 لڑکیوں کی کلی کفایت مدرسے کے ذمہ ہے۔ ان کی رہائش، خوراک مدرسہ کے ذمہ ہے۔ غریب اور نادار بچوں کے لئے کپڑے و دیگر لوازمات بھی مدرسہ کے ذمہ ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت کے چار معلمہ کام کر رہی ہیں۔ دو معلمہ عالماں فاضلاں کے لئے اور دو معلمہ حافظہ ناظرہ کے لئے ہیں۔ معلمہ کی رہائش طعام بھی مدرسہ کے ذمہ ہے۔

75 سے 100 تک لڑکے غیر مقامی ہیں ان کی رہائش خوراک اور دیگر ضروریات مدرسہ کے ذمہ ہے۔ 100 کے قریب طلباء لوکل ہیں۔ جو صرف قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اساتذہ اکرام درس نظامی اور حفظ کے لئے مامور ہیں۔ ان کے اخراجات بھی مدرسہ کے سر ہے۔ مدرسہ کے سالانہ اخراجات تقریباً" پانچ لاکھ سے زائد ہیں۔

ابھی مدرسے کی بچیوں کو دینی تعلیم کے علاوہ سلائی کڑھائی کے ہنر سکھانے کے لئے ایک پراجیکٹ کو ترتیب دیا ہے تاکہ نوجوان بچیاں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سلائی اور کڑھائی کے ہنر سے بھی آگاہی حاصل کر کے معاشرے کی باعزت فرد بن سکیں۔ اس سلسلہ میں وزارت مذہبی امور، وزارت سوشل ویلفیئر، زکوہ فاؤنڈیشن بیت المال کے اداروں سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ مدرسے کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مدرسے کے لئے گرانٹ کا بندوبست کریں۔ کیونکہ ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہم وزیروں، مشیروں، ممبران اسمبلی کی سفارشوں اور رشوت پر یقین نہیں رکھتے۔ بہرحال ان مخیر حضرات کے شکر گزار ہیں جو مدرسے کی مالی معاونت کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہم اس قصبے میں علم کی شمع کو فروزاں رکھیں گے اور اس چمن کے پھول اس انجمن کو اپنی خوشبو سے معطر کرتے رہیں گے۔

نوجوان ہر دلعزیز شخصیت حبیب بینک ایمپلائز یونین کے رُوحِ رواں مُحمّد علی میمن سے تازہ حالات پر گفتگو

صدیق القادری کے قلم سے

یوں تو شہر قائد اعظم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے بے شمار مشہور و معروف شخصیات کو جنم دیا ہے۔ جنہوں نے نہ صرف اس شہر کا بلکہ بین الاقوامی سطح پر ملک و قوم کا نام روشن کیا ہے سارے شہر پر ایک گہری اور عمیق نظر ڈالی جائے تو ایک ایسی شخصیت کا نام ذہن میں آتا ہے۔ جس نے محنت کشوں کی بھلائی کے لئے مشکل اور پر خار میدان چنا اور اس میدان میں اپنی صلاحتیں بروئے کار لا کر بنک ملازمین کی خدمت کرنے میں پیش پیش رہے ہیں جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا جب مجھے اس شخصیت سے انٹرویو کرنا تھا تو میرے ذہن میں اس شخصیت کے متعلق ایک عجیب و غریب خاکہ تھا میرا خیال تھا کہ میری ملاقات کسی جھکے اور بوڑھے جھکے چہرے پر عینک لگی ہو گی۔

مگر اس شخصیت سے جب میری ملاقات ہوئی تو یہ کھلا اور تر و تازہ چہرہ دیکھ کر میری اپنی تھکن دور ہو گئی مگر ساتھ ہی ساتھ مجھے پریشانی بھی ہوئی کہ اتنی خوبصورت شخصیت اور پر خار میدان جہاں سوائے مشکلوں اور مصیبتوں کے کچھ بھی نہیں میرے ذہن میں یہ سوال ابھرے کیا یہ نوجوان اس پر خطر راستے پر اس جوش و خروش سے چل سکے گا مگر اس نوجوان لیڈر سے بات چیت کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ نوجوان ایک عزم کی چٹان ہے جس سے ٹکرانے والی ہر مصیبت اور مشکل ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی۔ "یوتھ انٹر نیشنل" نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اپنے صفحات میں جگہ دے اسی حوالے سے ہم حبیب بنک ایمپلائز یونین کے سیکرٹری جنرل محمد علی میمن کی ملاقات اپنے قارئین سے کروا رہے ہیں۔ جو واقعی اپنی طرح حوصلے بھی جواں رکھتے ہیں۔

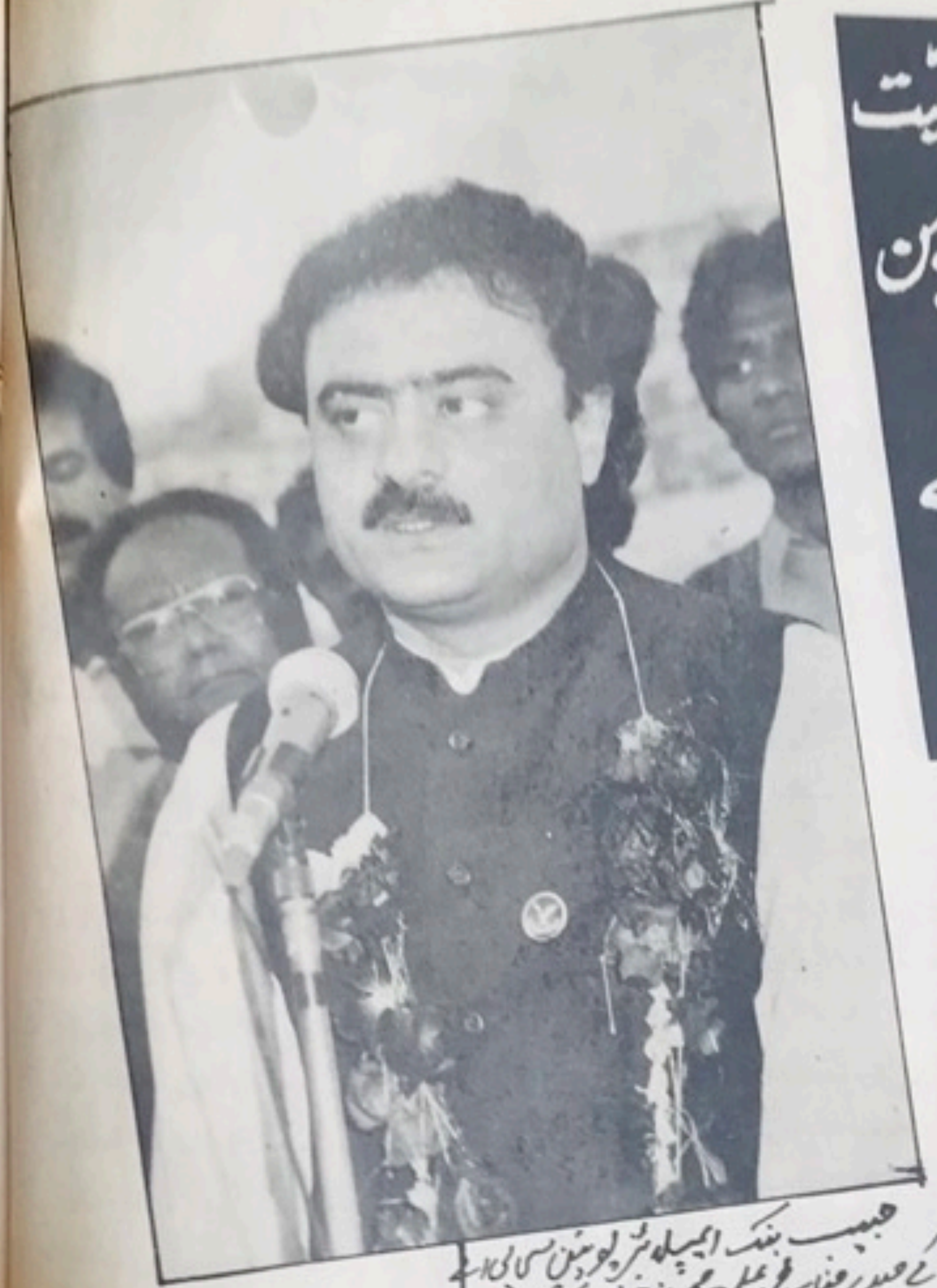

حبیب بنک ایمپلائز یونین سی بی اے کے صدر جناب محمد علی میمن خطاب کرتے ہوئے

ہم حبیب بینک کے ایمپلائز کے حقوق کیلئے عملی کام کر رہے ہیں

سات سو ملازمین کو دو ماہ کے قلیل عرصے میں کنفرم کروایا اور یہ حبیب بنک کی تاریخ میں ورکروں کے حق کے لئے سب سے بڑی کامیابی ہے۔

محمد علی میمن نے اپنی یونین کی کارکردگی کے متعلق بتایا کہ انکے ساتھیوں کی دن رات محنت اس بات کا ثبوت ہے کہ حال ہی میں پانچ نکاتی پروگرام منظور ہوا جس پر تین ماہ کے قلیل عرصے میں عمل ہو گیا۔ عارضی ملازمین کے لئے قرضے کا حصول ۳۰۰ روپے میڈیکل الاؤنس علاوہ ازیں کنوینس بھی پالیسی میں میڈیکل حق کے لئے براہ راست ادائیگی انکی وردیوں کے لئے کرائی اپنے متعلق

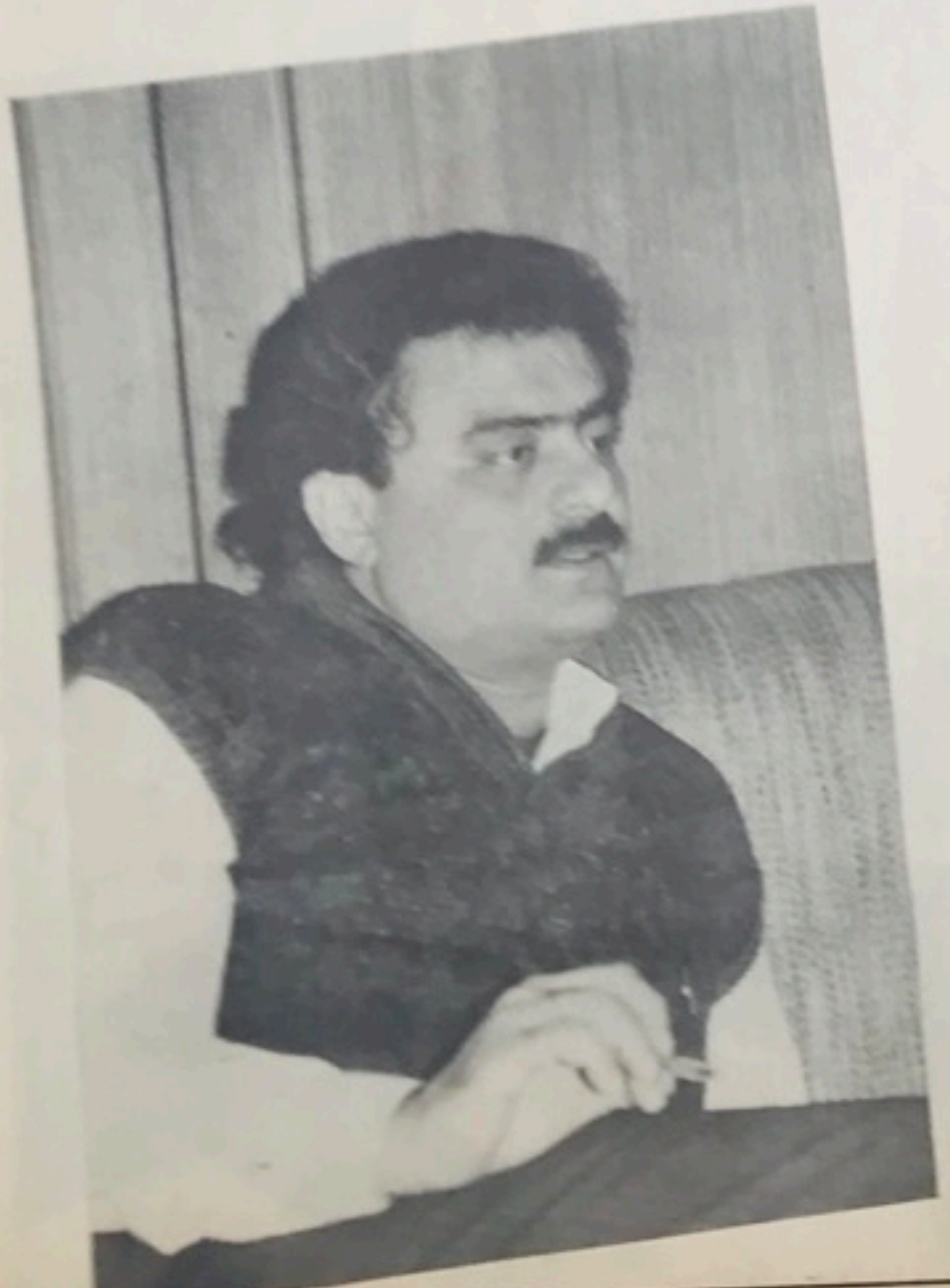

محمد علی میمن نے روشنیوں کے شہر کراچی میں جنم لیا آپ ڈبل ایم اے ایل ایل بی ہیں اپنے زمانہ طالب علمی میں کرکٹ فٹ بال اور ٹیبل ٹینس کے بہترین کھلاڑی رہے ہیں۔ آپ نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ۱۹۷۶ء میں حبیب بنک سے کیا اسی دوران محنت کش ملازمین کے حقوق کے لئے جدو جہد کرتے رہے ۱۹۸۷ء میں حبیب بینک ایمپلائز یونین میں شامل ہوئے یہ وہ دور تھا جب یونین میں مفاد پرست لیڈروں کا قبضہ تھا جنہیں ورکروں کے مسائل سے زیادہ اپنے مفاد سے دلچسپی تھی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر یہ نوجوان جو کرنے کا عزم لیکر اس پر خار میدان میں کودا تھا کو دکھ ہوا اس جری مرد نے نوجوانوں کے ایک نئے مگر مضبوط گروپ کی بنیاد رکھی اور ۱۹۹۱ء کے ریفرنڈم میں بر سر اقتدار یونین کو بری طرح شکست دی اور محنت کشوں کے ساتھ جو وعدے کیے انکو عملی جامہ پہنچانا شروع کر دیا۔ اس نوجوان گروپ نے ۱۴ اگست ۱۹۹۱ء کو وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کیساتھ ملاقات کر کے انہیں اپنے مسائل سے آگاہ کیا بلکہ وزیر خزانہ کی موجودگی میں عارضی ملازمین کے مسئلے کو حل کروایا۔ تقریباً ۵ ہزار

کے پروگرام کے بارے میں انہوں نے بتایا صدیق القادری صاحب ہماری یونین کی خواہش ہے کہ حبیب بنک کے ورکروں کے لئے ہسپتال' بچوں کے لئے سکولز' ہاؤسنگ سوسائٹیز کا قیام' کھیلوں کے لئے سپورٹس کمپلیکس کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور یہ مسائل ہمارے منشور میں سرفہرست ہیں۔ حکومت کی پرائیویٹائزیشن پالیسی کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ہم اس پالیسی کے خلاف نہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس بنک کو ورکروں کے وسیع تر مفاد میں انہیں ہی خریدنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تجویز یہ ہے کہ حبیب بنک کے پہلے پانچ فیصد شیئرز سٹاک ایکسچینج کے ذریعے فروخت کئے جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مارکیٹ میں ان شیئرز کی کیا قیمت ہے۔ پرائیویٹائزیشن کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ حکومت اس پالیسی کو عملی جامہ پہناتے وقت تاجر اور مزدور دونوں کے درمیان سچائی اور اعتماد کی فضا پیدا کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک اگر حکومت اس پالیسی کو سامنے رکھ کر مزدوروں کو اپنے اعتماد میں لے اور محنت کشوں کو مکمل تحفظ فراہم کرے تو کوئی ایسی وجہ نہیں کہ مزدور طبقہ اس پالیسی کی حمایت نہ کرے آخر میں انہوں نے کہا کہ میں اور میرے ساتھی حبیب بنک کے ملازمین کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے ہم پر اعتماد کیا اور انشاء اللہ ہم بھی ان کے اعتماد پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔

معروف کاروباری شخصیت سینئر پروموٹرز ملک سلیم کہتے ہیں

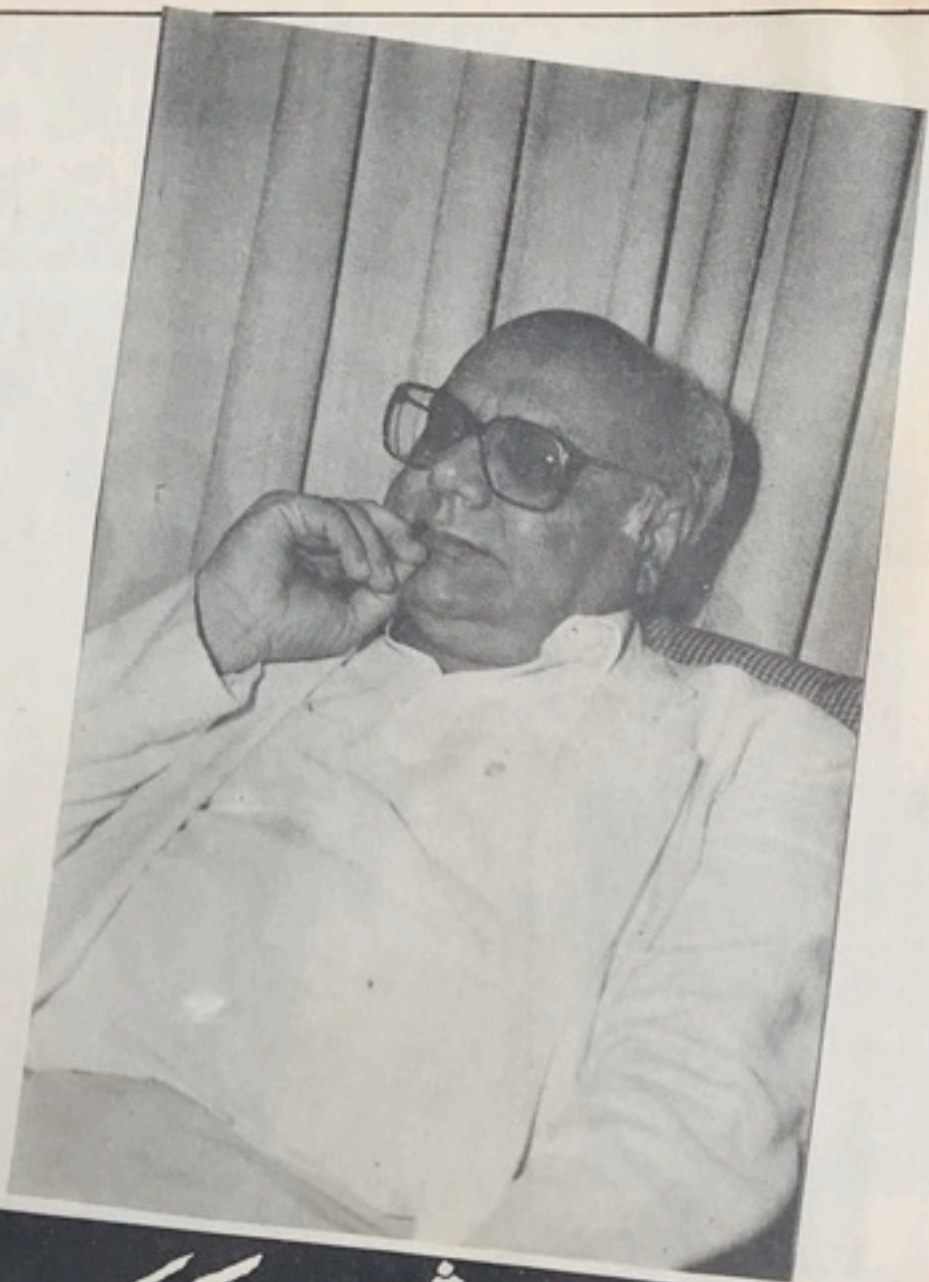

ملک سے بیروزگاری کے خاتمہ کے لئے نہ صرف حکومت کوشاں ہے بلکہ اس سلسلے میں پروموٹرز حضرات بھی حکومت کا ہاتھ بٹا رہے ہیں- پروموٹر حضرات ہنر مند افراد کو باہر کے ملکوں میں باعزت نوکری دلوا کر نہ صرف خود روزی کما رہے ہیں بلکہ ملک کو زر مبادلہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں- اس سلسلے میں ہم قارئین کی ملاقات ایک ایسی ہستی سے کروا رہے ہیں جو کسی تعارف کی محتاج نہیں- بلکہ غیر ممالک میں روزی دلوانے کا جب بھی ذکر ہوتا ہے تو معروف اور تجربہ کار پروموٹر اور بزنس مین محمد سلیم ملک کا ذکر ضرور ہوتا ہے- آپ کی شخصیت نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی یکساں مشہور ہے- آپ کا شمار پاکستان کے سینئر باصول اور تجربہ کار پروموٹروں میں ہوتا ہے- محمد سلیم ملک بڑے خوش اخلاق' ملنسار اور زندہ دل طبیعت کے مالک ہیں- آپ سے جب بھی کوئی ملتا ہے تو پھر وہ آپ جیسی شخصیت کو کبھی بھول نہیں پاتا- پروموٹر برادری کی فلاح و بہبود اور اجتماعی مفادات کے لئے آپ کی

پروموٹرز ایسوسی ایشن کی کارکردگی اجتماعی مفادات کے برعکس ہے

بے شمار خدمات ہیں- آپ پروموٹرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین بھی رہ چکے ہیں اور آج کل ایگزیکٹو باڈی کے ممبر ہیں- پروموٹرز کو درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے سلیم ملک کافی سرگرم رہتے ہیں- پروموٹرز ایسوسی ایشن کی کارکردگی کے بارے میں آپ نے کافی مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ ایسوسی ایشن پروموٹروں کے مسائل میں ناکام ہو کر آپس کے اختلافات اور عہدوں کے لئے جوڑ توڑ میں مصروف ہیں- محمد سلیم ملک نے بتایا کہ ایسوسی ایشن نے اب تک کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا جس سے پروموٹرز میں اجتماعی سوچ کی بجائے ذاتی فائدے کی سوچ پروان چڑھ رہی ہو جس سے ایسوسی ایشن کے مقاصد ختم نظر آتے ہوں- انہوں نے ایسی تمام منفی سوچوں کی مذمت کرتے

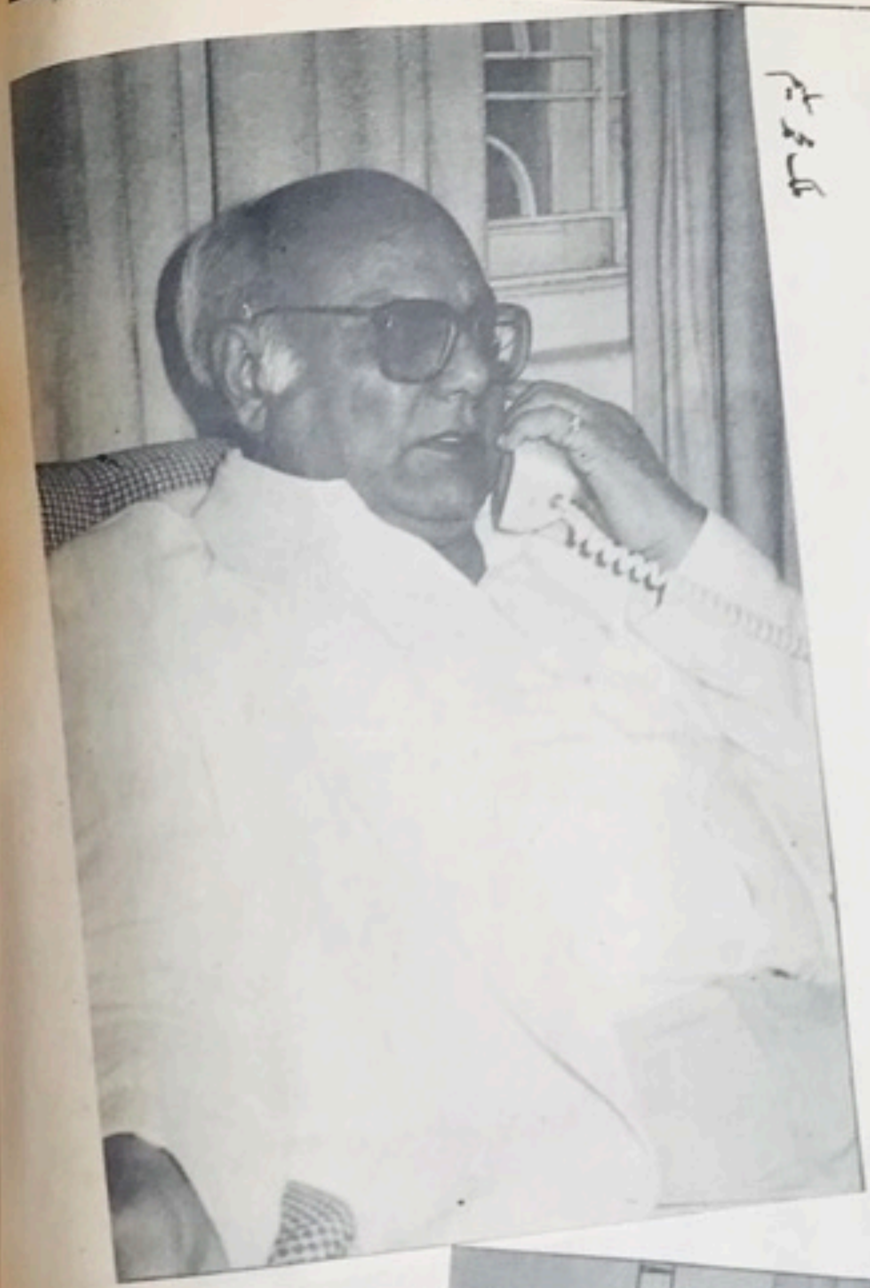

ہوئے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسوی ایشن پروموٹروں میں اتحاد اور یکجہتی کے فروغ میں ٹھوس اقدامات کرے۔ ایسوی ایشن کو چاہئے کہ وہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر پاکستانی پروموٹروں کو روشناس کروانے کے لئے اپنی ٹیلی فون ڈائریکٹری شائع کروائی اور ذاتی فائدے کی بجائے اجتماعی بنیادوں پر مشترکہ موقف اختیار کرتی جیسے انکم ٹیکس کے مسئلے کے حل میں ایسوی ایشن کا رویہ پروموٹروں کے اجتماعی مفاد کے منافی ہے۔ ایسوی ایشن کے اس کردار کے باعث حکومت بھی پروموٹروں کو مختلف گروپوں میں بانٹ کر انہیں کمزور کر کے اپنے پروموٹروں کو آلہ کار بنا کر پروموٹروں کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے۔ جبکہ پروموٹرز حضرات بے روزگاروں کو روزگار فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کو زر مبادلہ حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ محمد سلیم ملک نے کہا کہ حکومت کو چاہئے وہ پروموٹروں کے مسائل کی طرف فوری توجہ دے اور ان کو حل کرے۔ انہوں نے حکومت سے اس شعبے کو باقاعدہ انڈسٹری کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ وہ پروٹرز جو بیرون ملک پاکستانیوں کو روزگار کے مواقع فراہم کر رہے ہیں حکومت کو چاہئے کہ وہ ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ اس سلسلے میں حکومت

کو چاہئے کہ وہ مین پاور کو باہر بھجوانے کے لئے نہ صرف ویزا دلوائے بلکہ مین پاور کی ایکسپورٹ کرنے کے لئے پروموٹروں کو آسان اقساط پر قرضے بھی فراہم کرے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ اسی شعبے کو مکمل طور پر آزاد کر دے تو ہم لاکھوں بے روزگار پاکستانیوں کو بیرون ملک روزگار فراہم کر سکتے ہیں۔ پروموٹروں کی جانب سے سیکورٹی کی رقم کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ حکومت اگر چاہے تو یہ رقم ایک لاکھ سے بڑھا کر بے شک پانچ لاکھ کر

۔ باقی صفحہ ۲۵ پر ۔

جمعیت مشائخ پاکستان کے ممتاز رہنما پیر قیصر نواز گھگہ

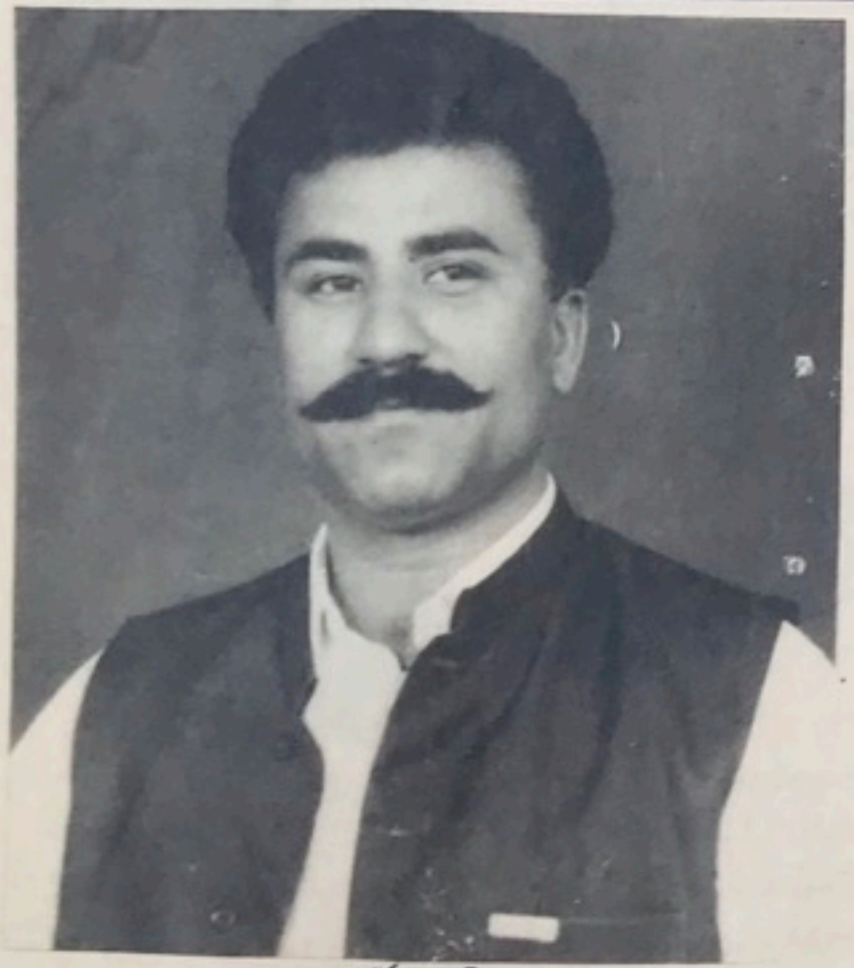

پیر قیصر نواز گھگہ

پیر قیصر نواز گھگہ کا نام پنجاب کے سیاسی حلقوں اور آئی جے آئی کی حکومت میں بڑی عزت احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ آپ پیر فضل حق سیکرٹری اطلاعات آئی جے آئی کے دست راست ہیں۔ جمعیت مشائخ پاکستان کے سینئر نائب صدر ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں کے زبردست سپورٹر ہیں۔ ہمارے نمائندہ کے ساتھ

نعیمی نے آئی جے آئی کی حکومت کو بلیک میل کر کے کروڑوں روپے بنا گیا ہے۔

ملاقات میں پیر قیصر نواز گھگہ نے کہا کہ مشائخ علماء میاں نواز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ پنجاب کے نوجوان وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں کے اشارے کے منتظر ہیں۔ وائیں صاحب کے ایک اشارے پر لاکھوں نوجوان خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔

وائیں پنجاب کا ہیرو ہے۔ وائیں کے دور حکومت میں پنجاب نے ہر شعبہ میں مثالی ترقی کی ہے۔ وائیں نے یوتھ کو اعتماد دیا ہے اس اعتماد کا نتیجہ ہے کہ آج نوجوان ٹرانسپورٹ سکیم سے فائدہ اٹھا کر ملک کی تعمیر و ترقی میں مثالی رول ادا کر رہے ہیں۔ وائیں کی حکومت پنجاب میں بے روزگاری کو ختم کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

پیر قیصر نواز نے کہا جماعت اسلامی کا کردار نہ اسلامی ہے نہ ہی جمہوری۔ جماعت اسلامی مطلب کی یار ہے۔ آئی جے آئی حکومت کو بدنام کرنے اور جھوٹے الزامات لگانے میں جماعت اسلامی پی ڈی اے کو بھی پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پنجاب کے عظیم تر مفاد میں کالا باغ کی تعمیر کے سلسلے میں غلام حیدر وائیں کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ غلام حیدر وائیں ہی بڑی جرات مندی کے ساتھ پنجاب کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔ جمعیت مشائخ کی یہی پالیسی ہے کہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔

ایک سوال کے جواب میں پیر قیصر نواز نے مولانا نعیمی کو پیپلز پارٹی کا ایجنٹ قرار دیا اور کہا کہ نعیمی صدر غلام اسحاق خان کا نہیں بلکہ بے نظیر بھٹو کا ایجنٹ ہے۔ جو موجودہ حکومت کے نام پر کروڑوں روپیہ کا فائدہ اٹھا چکا ہے۔ اب جمعیت مشائخ میں مفاد پرستوں، چوروں ایجنٹوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ہم قائد مشائخ پیر فضل حق کی قیادت میں پوری طرح متحد ہیں۔

سیما فیروز

دِل دریا سمندروں ڈونگے

میں لندن ائرپورٹ پر اپنے سسرالی عزیزوں کو الوداع کہنے آئی تھی۔ وہ پاکستان واپس جا رہے تھے۔ میں اس وقت بے طرح اداس ہو رہی تھی۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں اڑ کر پاکستان پہنچ جاؤں۔ مجھے اپنے سب عزیز رشتہ دار یاد آ رہے تھے۔ جن سے بچھڑے ہوئے مجھے پانچ برس بیت گئے تھے۔ شادی کا بندھن بھی کیسا انوکھا بندھن ہوتا ہے۔ یہ کیسا ناتا ہے جو ایک اجنبی کے سنگ جڑتا ہے' تو پھر اپنے پیاروں کو بھی بھلانا پڑتا ہے۔ وہ جن کے ساتھ خون کا رشتہ ہوتا ہے' وہ جو رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ کیسے ان کی یاد دل کے نہاں خانوں میں چھپا کر جینا پڑتا ہے۔ مہمان اندر لاؤنج میں جا چکے تھے۔ میں واپسی کیلئے مڑی تو کچھ فاصلے پر کھڑی ایک خاتون نے میری توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ وہ بھی غالباً" کسی کو سی آف کرنے یا ریسیو کرنے آئی تھی۔ میری طرف اس کی بیک تھی۔ لیمن ساڑھی میں اس کا جسم خطرناک حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ کسی سنگ تراش کا تراشا ہوا مجسمہ لگ رہی تھی۔ میرا خیال تھا کہ وہ کوئی انڈین ہے۔ بے اختیار میرا دل چاہا کہ اس خاتون کا چہرہ بھی دیکھوں۔ میں تھوڑا آگے بڑھ کر اس کے سامنے پہنچ گئی۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ کہ میرے سامنے پارو کھڑی ہے۔

ہم دونوں دیوانوں کی طرح ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔

"پارو...... میری جان تم کہاں؟

"اور فریدہ تم یہاں کیسے؟" پارو نے میرے ساتھ لپٹتے ہوئے پوچھا۔

ہم دونوں کافی دیر اردگرد سے بے خبر ایک دوسرے سے لپٹی رہیں۔ ہماری آنکھوں میں آنسو تھے۔ میں نے ایک سانس میں پارو سے سوالات شروع کر دیئے۔

"ریاض بھائی کیسے ہیں؟ اور تمہارا منا۔ وہ تو اب بڑا ہو گیا ہو گا۔ اور تم لندن کب آئیں؟

"دھیرج...... میری جان دھیرج۔ گھر پر آؤ گی تو تفصیل سے باتیں ہوں گی" اس نے مجھے اپنا ایڈریس دیا۔ گھر آ کر میں نے اسلم سے بھی پارو کا ذکر کیا۔ وہ بھی میری اتنی پیاری دوست کے ملنے کا سن کر خوش ہوئے۔ مجھے اس سے تفصیلی ملنے کی ازحد بے چینی تھی۔ اسلم دو روز کیلئے مانچسٹر جا رہے تھے۔ سو میں فری تھی۔ کسی ننھے منے کھلونے کے وجود سے میرا گھر ابھی خالی تھا۔ میں نے پارو کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی تھی۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اور جب میں نے اسے بتایا کہ میں دو دن اس کے پاس رہوں گی تو اس کی مسرت دیدنی تھی۔

"ریاض بھائی تو میرے یہاں رہنے سے ڈسٹرب نہیں ہوں گے" میں نے پوچھا وہ خاموش رہی۔ اس کا بیٹا سکول گیا ہوا تھا' گھر پر وہ اکیلی ہی تھی۔ میری آمد کی وجہ سے اس نے اپنی جاب سے چھٹی لے رکھی تھی۔ پارو کا فلیٹ نہایت خوبصورتی اور سادگی سے سجا ہوا تھا۔ وہ پہلے سے کچھ خاموش ہو گئی تھی۔ جسمانی طور پر اس میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی۔ لنچ پر اس کا بیٹا بھی موجود تھا۔ وہ بہت پیارا اور ذہین بچہ تھا۔ اس کی شکل دیکھ کر مجھے کچھ الجھن سی ہو رہی تھی۔ میں بار بار ذہن پر زور دے رہی تھی کہ اس بچے کی شکل کس سے ملتی ہے۔ ڈنر پر بھی میں نے ریاض کو غیر موجود پایا' تو میں نے پارو سے پوچھا "پارو ریاض بھائی کہیں گئے ہوئے ہیں؟"

"ہاں وہ پاکستان میں ہوتا ہے۔ میں یہاں اپنے بچے کے ساتھ اکیلی ہوتی ہوں"

"کیا مطلب؟" میں پریشان ہو گئی۔

"بیڈ روم میں چلو۔ وقاص سو جائے تو پھر ہم آرام سے باتیں کریں گے" پارو وقاص کو سلا کر اپنے بیڈ روم میں آ گئی۔ اس کے بیڈ روم میں سب سے عجیب چیز وقار کی تصویر تھی۔

"فرو تم نے وقار کو پہچانا؟

"کیوں نہیں! اس کو کیسے بھول سکتی ہوں" مجھے دکھ نے آن گھیرا۔

مجھے ریاض کے بارے میں سب کچھ جان لینے کی بے چینی تھی۔ مجھے پارو اور ریاض کے لو افیر سے لے کر شادی تک کے سارے واقعات یاد تھے۔ کتنی مشکلوں سے ریاض نے پارو سے شادی کی تھی۔ پھر اب یہ علیحدگی میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

میں اور پارو ایف۔ اے سے لے کر ایم۔ اے تک کلاس فیلو تھے۔ پارو کالج اور پھر یونیورسٹی کی ذہین ترین لڑکی تھی۔ وہ پانچویں کلاس سے وظیفہ لے رہی تھی۔ اس کا تعلیمی ریکارڈ بہت شاندار تھا۔ اس کا نام تو مہ پارہ تھا مگر ہم سب اسے پارو کہہ کر بلاتے تھے۔ وہ اگرچہ بہت حسین لڑکی نہیں تھی لیکن اس میں کوئی خاص بات تھی کہ وہ بہت حسین معلوم ہوتی تھی۔ اگرچہ وہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر بھی اسے اپنی غربت کا کوئی کمپلیکس نہیں تھا۔ وہ حد درجہ خوددار اور پر اعتماد لڑکی تھی۔

پارو ذہین اور لائق ہونے کے علاوہ اور بھی بہت ساری خوبیوں کی مالک تھی۔ حسب معمول اس نے بی۔ اے میں ٹاپ کیا تھا۔ ہم دونوں نے یونیورسٹی میں ایم۔اے انگلش لٹریچر میں داخلہ لیا' تو ہمارے گروپ میں خالدہ' اسماء' ریاض اور آفتاب کا اضافہ ہو گیا۔ ریاض ایک مل اونر کا بیٹا تھا۔ یہ بڑی سی گاڑی میں یونیورسٹی آتا تھا۔ عام امیر لڑکوں کی طرح اخلاقی طور پر دیوالیہ نہیں تھا۔ پڑھائی میں بھی بہت اچھا تھا۔ لیکن قدرے مغرور تھا۔

مجھے پارو اور ریاض کی اولین ملاقات اور لڑائی یاد تھی۔ ہم لوگ کلاس میں تھے اور سر کسی موضوع پر لیکچر دے رہے تھے۔ لیکن ریاض شرارتیں کئے جا رہا تھا۔ پارو نے ریاض کی شکائت لگا دی اور سر نے ریاض کو کلاس سے باہر نکال دیا۔ جب ہم لوگ کلاس سے باہر نکلے تو ریاض دروازے میں کھڑا تھا۔

"آپ کو اپنے لائق اور ذہین ہونے کا بہت زعم ہے" وہ غصے سے پارو سے مخاطب ہوا۔

"زعم نہیں! بلکہ میں لائق اور ذہین ہوں" وہ لفظوں کو چبا کر بولی۔

میں ڈر رہی تھی کہ کہیں پارو جھگڑ نہ پڑے' کیونکہ وہ لڑکوں کی بدتمیزی بالکل برداشت نہیں کرتی تھی۔ وہ دونوں ایک دو منٹ تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر ریاض مسکرایا اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا "گلیڈ ٹو میٹ یو" اس دن سے ریاض بھی ہمارے گروپ میں آ گیا اور نہ جانے کب اور کیسے ریاض اور پارو بہت دور تک چلے گئے اتنی دور کہ اب ان کی واپسی مشکل تھی۔

مگر پارو بہت حقیقت پسند لڑکی تھی وہ اکثر ریاض کو سمجھاتی تھی "دیکھو ریاض مجھے اتنا اونچا مت اڑاؤ کہ میں جب نیچے گروں تو کانچ کی طرح بکھر جاؤں۔ تم آسمان ہو اور میں دھرتی' ان کا ملاپ کبھی ممکن نہیں"

ہماری کلاس میں ہی ایک اور لڑکا وقار بھی پڑھتا تھا۔ دبلا پتلا' مخنی سا نمائت ہی بیچاری سی پرسنیلٹی کا مالک تھا۔ ہم سب پر اچانک ایک دن انکشاف ہوا کہ وہ بھی پارو کا دیوانہ ہے۔ وہ پارو سے کبھی مخاطب نہیں ہوتا تھا' بس دور سے اس کو حسرت بھری نظروں سے دیکھتا رہتا تھا۔ ریاض کو معلوم ہوا تو وہ بہت ہنسا اس نے پارو سے کہا کہ وہ وقار کو الو بنائے لیکن پارو نے سختی سے ڈانٹ دیا۔

"مجھے اس طرح کسی کے جذبات سے کھیلنا بالکل پسند نہیں"

"آخر حرج کیا ہے؟ وہ جو مجنوں کی اولاد بنا پھرتا ہے۔ تھوڑا فن رہے گا"

"ریاض تم محبت کو کھیل سمجھتے ہو؟ وہ اتنا بیوقوف نہیں کہ میرے اور تمہارے تعلق کو جانتے ہوئے بھی مجھ سے محبت کرے۔ اور اگر وہ پھر بھی کرتا ہے تو میرے دل میں اس کی بڑی قدر ہے" پارو نے ریاض کو اچھی خاصی ڈانٹ پلا دی۔

ریاض قول کا سچا نکلا تھا۔ پارو اور ریاض کی منگنی ہو گئی تھی۔ خدا جانے اس نے کس طرح اپنے ماں باپ کو منایا تھا۔ بہرحال ہم سب بہت خوش تھے۔ ریاض نے ساری کلاس کو زبردست ٹریٹ دی۔ وقار اس میں شامل نہیں ہوا۔ وہ دن بھر افسردہ سا گھومتا رہا۔

پارو کی منگنی کے بعد وقار کی دیوانگی کی حرکتوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ وہ پہروں پارو کو حسرت بھری نظروں سے تکتا رہتا تھا۔ کبھی اپنی جان دینے کی دھمکی دیتا۔ پارو بیچاری اچھی خاصی بدنام ہو رہی تھی۔ وقار کی اول فول باتوں سے ریاض بھی خاصا ڈسٹرب رہتا تھا۔ وہ تو وقار کی اچھی خاصی ٹھکائی

کرنا چاہتا تھا' مگر ہم سب نے منع کیا کہ بات بڑھانے سے کیا فائدہ؟

ایک روز پارو مجھ سے بولی۔ "فریدہ چلو ذرا مجھے وقار سے بات کرنی ہے" میں اور پارو وقار کے پاس پہنچے تو وہ سٹپٹا کر کھڑا ہو گیا۔

"وقار تم مجھ سے محبت کرتے ہو" پارو نے پوچھا"

میرا منہ حیرت سے کھل گیا۔ وہاں جتنے لوگ کھڑے تھے سب حیرت زدہ رہ گئے وہ خاموش رہا۔

"ہاں یا نہ میں جواب دو" پارو ڈپٹ کر بولی۔

"ہاں! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" وقار مسکین سی آواز میں بولا

"یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ریاض کو چاہتی ہوں۔ اور اب امتحانوں کے بعد ہماری شادی ہونے والی ہے"

"ہاں میں اس کے باوجود آپ سے محبت کرتا ہوں۔ شدید قسم کی۔ اگر آپ مجھے نہ ملیں تو میں جان دے دوں گا"

"بیوقوفی کی باتیں مت کرو۔ کوئی کسی کے لئے جان نہیں دیتا۔ دیکھ لینا اگلے سال تمہارے ساتھ تمہاری بیوی ہو گی اور تم مجھے پہچاننے سے بھی انکار کر دو گے"

"نہیں میں ثابت کر دوں گا کہ میں نے آپ سے سچی محبت کی ہے"

"بہت دیکھے ہیں جان دینے والے۔ اب اگر تم نے ذرا سی بھی بکواس کی تو میں تمہارا سر توڑ دوں گی۔ شکل دیکھی ہے کبھی آئینے میں۔ چلے ہیں عشق فرمانے"

پارو خوب بولی۔ میں اسے گھسیٹ کر لے آئی تھی ورنہ شائد وہ جوتوں سے اس کی تواضع کر دیتی۔

پارو نے حسب روائت ایم۔ اے میں ٹاپ کیا تھا۔ اسے امریکہ کا سکالر شپ ملا تھا۔ لیکن ریاض نے منع کر دیا۔ کیونکہ ان کی شادی ہونے والی تھی۔

"فرو کہاں گم ہو" پارو نے مجھے میرے خیالات سے چونکا دیا۔

"میں حیرت میں گم ہوں کہ ریاض تو تم سے اتنی شدید محبت کرتا تھا۔ کتنی مشکلوں سے اس نے تم سے شادی کی تھی پھر یہ علیحدگی کیسے اور کیوں ہوئی؟ کیا اس کے گھر والوں نے کوئی رول پلے کیا؟"

"نہیں وہ لوگ تو آج بھی مجھے بہت چاہتے ہیں۔ بس شاید ہم ہی ایک دوسرے کیلئے پر خلوص نہیں تھے۔ شاید ہم نے دل سے ایک دوسرے کو چاہا ہی نہیں تھا' وہ وقتی جوش اور جذبہ تھا۔" وہ افسردگی سے بولی۔

"تمہیں یاد ہے نا ہماری شادی والا دن"؟ وہ دور خلاؤں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔

"ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے"

اور تمہیں اس دن کا ایک دردناک واقعہ بھی یاد ہو گا۔

پارو اور ریاض کی شادی والے دن کے واقعات کی فلم میری آنکھوں کے سامنے چلنے لگی۔

بارات والے دن وہ آتشی لباس میں بہت ہی حسین لگ رہی تھی۔ فرو میرا دل گھبرا رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کچھ ہونے والا ہے۔ اسکے ہاتھ یخ ہو رہے تھے۔

"پاگل ہو' انشاء اللہ سب کچھ خیریت سے ہو گا۔ بس گھر والوں سے جدائی کے خیال سے پریشان ہو۔ یہ تو ایک دن ہونا ہی ہے۔ دل کو ڈھارس دو۔ لو بارات بھی آ گئی"۔ میں بارات کی آمد کا شور سن کر کھڑکی کی طرف بھاگی نکاح سے تھوڑی دیر بعد جب لوگ کھانے میں مشغول تھے۔ ایک چھوٹا سا لڑکا پارو کے کمرے میں آیا۔ اس وقت صرف میں ہی اسکے پاس بیٹھی تھی۔ اس نے پارو کی طرف ایک لفافہ بڑھایا۔ "یہ لفافہ صبح مجھے وقار صاحب نے دیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ جب بارات آجائے تو پھر دلہن کو دوں"

میں نے لڑکے سے لفافہ جھپٹ لیا۔ کانپتے ہاتھوں سے میں نے لفافہ کھولا پارو کا چہرہ املتاس کے پھولوں جیسا ہو رہا تھا۔

الوداع

میں تمہیں زندگی میں پہلی اور آخری بار خط لکھ رہا ہوں۔ جس وقت یہ خط تم تک پہنچے گا میں تمہاری دنیا سے بہت دور جا چکا ہوں گا تم نے کہا تھا کوئی کسی کیلئے نہیں مرتا۔ مگر میں ثابت کر رہا ہوں کہ لوگ کسی کی خاطر مر بھی جایا کرتے ہیں۔

وقار

میری چیخ نکل گئی پارو بیہوش ہو چکی تھی۔ میں اسے بڑی مشکل سے ہوش میں لائی۔

پارو ہوش میں آؤ لوگ کیا سوچیں گے۔ ایسے ہی بکواس کرتا ہے۔ کوئی نہیں مرا ورا ہو گا۔ میں نے پارو کو تسلی دی۔

"نہیں فرو اس نے جان دے دی ہو گی۔ ایسے جنونی لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ وہ خطرناک حد تک پیلی ہو رہی تھی۔ میرا دل بھی گواہی دے رہا تھا کہ وہ مر چکا ہو گا۔

"تمہیں یاد ہے نا اسی روز وقار نے خودکشی کر لی تھی" وہ خیالوں سے چونک کر بولی۔

"میں جب رخصت ہو کر ریاض کے گھر آئی تو میرا دل دکھ کے بھاری بوجھ تلے دبا ہوا تھا۔ مجھے یہ خیال رہ رہ کے کچوکے لگا رہا تھا کہ میں ایک انسان کی قاتل ہوں۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ کوئی میرا ہمدرد ہو اور میں اسکے سینے پر سر رکھ کر جی بھر کر رو لوں تاکہ میرے دل پہ جما غبار دھل جائے۔

ریاض نے میری خاموشی اور افسردگی کا سبب پوچھا تو میں نے تھکن کا بہانہ کر دیا۔ ریاض بہت خوش تھا وہ چاہتا تھا کہ میں اسکی خوشی میں اسکا بھر پور ساتھ دوں۔

"دیکھا پارو! میری جان! آسمان اور زمین کا

ملاپ" میں بس اسکی صورت دیکھتی رہ گئی۔

"کیا تم خوش نہیں ہو؟ میری تو مسرتوں کا آج ٹھکانہ نہیں کہ میں نے آج اپنی حاصل زندگی کو پالیا" مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا پھر نہ جانے کیوں میں نے ریاض کو وقار کا خط دے دیا۔ بس یہیں سے میری بربادی کی داستان شروع ہو گئی تھی۔ ریاض کو خط پکڑا کر میں اسکے کندھے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔ میرا خیال تھا کہ ریاض مجھے دلاسہ دے گا' میرا غم بانٹے گا۔ مگر ریاض نے مجھے اپنے کندھے سے کسی اچھوت چیز کی طرح الگ کر دیا اسکے ہاتھوں میں اتنی سختی تھی کہ میں کانپ کر رہ گئی۔

ولیمے والے روز وقار کی لاش ریلوے کی پٹڑی سے مل گئی تھی۔ اس دن کے بعد ریاض کا رویہ میرے ساتھ بالکل بدل گیا۔ وہ دن رات طعنوں سے میرے دل کو چھلنی کرتا رہتا۔ میں ذرا خاموش بیٹھی ہوتی تو کہتا "اپنا عاشق یاد آرہا ہو گا۔ واہ بھئی اس صدی میں بھی ہماری پارو بیگم کو ایسے عاشق نصیب ہوئے۔"

کبھی کہتا "اگر میں سب گھر والوں کو بتا دوں کہ انکی ستی ساوتری بہو کے ایک عاشق صادق انکے حسن پر سے اپنی جان نچھاور کر چکے ہیں تو کیسا رہے" - وہ ہروقت مجھے کچوکے لگاتا رہتا تھا۔ میرا دل جلانے کا وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔ وہ میرا پرستار اور میرا محبوب ریاض نہ جانے کہاں کھو گیا تھا۔ میں اسکا یہ روپ دیکھ کر دم بخود تھی۔

سب گھر والے مجھے بے حد چاہتے تھے۔ میں نے محبت اور خدمت سے اسے اسر جیت لئے تھے ایک ریاض تھا جو پتھر بن چکا تھا۔

تم ہی کہو فریدہ کیا میں انسان نہیں تھی' پتھر تھی کہ ایک انسان کی موت مجھ پر اثر انداز نہ ہوتی۔ بجائے اسکے کہ ریاض مجھے تسلی دیتا اسکے دن رات کے طعنے مجھے وقار کو ایک پل کو بھی بھلانے نہیں دیتے تھے۔ جن دنوں میں ماں بننے والی تھی۔ ان دنوں ریاض کا رویہ قدرے بہتر ہو گیا تھا۔ لیکن جب وقاص پیدا ہوا تو میرے لئے عذابوں کے نئے در کھل گئے۔ اٹھتے بیٹھتے کہتا کہ اسکی شکل تو بالکل وقار پر ہے۔ لگتا ہے وہ شادی سے پہلے پیدا ہونے والا تھا۔ ایسے گندے اور رکیک الزام مجھ پر لگاتا کہ میں سن ہو جاتی۔ میں اسکی ان بیہودہ باتوں کے جواب میں خاموش رہتی تو اس سے یہ بھی برداشت نہیں ہوتا تھا۔ جواب کیوں نہیں دیتی ہو؟ سچ کہتا ہوں نا اس لئے "

> **میں اس کے لیے صرف**
> **دِل پسند کھلونا تھی**
> **جسے وہ حاصل کرنا**
> **چاہتا تھا**

حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ بکواس کر رہا ہے انہی جھگڑوں میں وقاص ایک سال کا ہو گیا تو اس نے دوسری شادی کی رٹ لگا دی۔ سارے گھر والے اسکے پیچھے پڑ گئے۔ ریاض کی امی نے اسے خوب ڈانٹا۔

"کیا کیڑے پڑ گئے ہیں پارو میں؟ یا تو اسکی خاطر جان دیئے دے رہا تھا اب مل گئی ہے تو دل سے اتر گئی ہے' تم مردوں کا یہی وطیرہ ہے ہمارے جیتے جی تو بہو پر سوت نہیں لا سکتا۔ اسکا قصور کیا ہے؟

اللہ نے تجھے چاند سا بیٹا دیا ہے۔ کیوں خدا کی ناشکری کرتا ہے۔؟"

حالات دن بدن بہت ہی خراب ہوتے جا رہے تھے۔ ریاض میری اور بچے کی صورت سے بیزار تھا۔ وقاص کو بلاوجہ پیٹ دیتا تھا۔ میں نے خاموشی سے دوبارہ سکالر شپ کیلئے اپلائی کر دیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھے دوبارہ سکالر شپ مل گیا اور میں کسی نہ کسی طرح یہاں آ گئی۔ یہاں آئے مجھے پانچ برس ہو چکے ہیں۔ ریاض نے میرے آنے کے بعد آفس کی سیکرٹری سے شادی کر لی تھی' لیکن چند مہینوں کے بعد چھوڑ دیا تھا۔ پچھلے سال مجھ سے معافی مانگنے آیا تھا۔ مگر میں نے واپس لوٹا دیا۔"

کیوں واپس لوٹا دیا پاگل ہو بالکل۔ صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے اسے معاف کر دو' میں نے اسے سمجھایا۔

"نہیں فریدہ! میرا اب دل ہی نہیں مانتا۔ بہت سوچا کہ دوبارہ اسکے ساتھ سمجھوتہ کر لوں۔ مگر اب ریاض کے ساتھ کا سوچ کر ہی گھن آتی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس سے کبھی محبت کی ہی نہیں تھی"

یہ تمہارا وقتی غصہ ہے۔ ریاض تمہیں بے حد چاہتا ہے اور چاہنے والوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

"نہیں فریدہ ریاض کو کبھی مجھ سے محبت نہیں تھی۔ وہ اسکا وقتی جذبہ تھا۔ میں اسکے لئے صرف دل پسند کھلونا تھی۔ جسے وہ حاصل کرنا چاہتا تھا" اسکی آواز میں آنسوؤں کی نمی تھی۔

" میرے تو اب دل کے ہر کونے پر وقار کا قبضہ ہے۔ اس نے اپنی جان دے کر مجھے میری نظروں میں معتبر کر دیا ہے۔ میرے لیے اسکی یادیں ہی کافی ہیں۔ فرو میں اس قابل تو نہ تھی کہ کوئی میرے لیے اپنی جان ہار دے" وہ میری گود میں منہ چھپا کر رو پڑی - میری آنکھوں سے بھی آنسو چھلک پڑے۔ میرے لبوں پر بے اختیار صوفی بزرگ سلطان باہو" کے کلام کا یہ مصرعہ آ گیا۔

دل دریا سمندروں ڈونگھے
تے کون دلاں دیاں جانے ہُو

راولپنڈی کی تعلیم یافتہ ممتاز خاتون لیڈر نیلوفر بختیار

راولپنڈی کی مشہور خاتون شخصیت نیلوفر بختیار بلدیہ راولپنڈی کی کونسلر، متعدد آرگنائزیشنوں کی روحِ رواں ہیں۔ اپنی پُرکشش ہردلعزیز شخصیت کی بدولت سیاسی، سماجی حکومتی حلقوں میں ان کے بڑے چرچے ہیں۔ سماجی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی ہیں۔ قارئین کے لئے ان کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہوئی تصویروں کی جھلکیاں۔

دورِ جدید میں بہترین فنی و عملی مہارت و اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ
قومی تعمیر و ترقی اور خوشحالی میں پیش پیش
عبد الحفیظ اینڈ کمپنی
ہیڈ آفس:
حمید پلازہ بنک روڈ
راولپنڈی صدر
فون ۵۶۳۴۰۰

چیف ایگزیکٹو
عبد الحفیظ چوہدری
منجانب:
عبد الحفیظ چوہدری صدر گورنمنٹ کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ
۱۱۰- آدم جی روڈ راولپنڈی
سینئر وائس چیئرمین
فیڈریشن آف پنجاب کنٹریکٹرز لاہور

اسلام آباد کی اُبھرتی ہوئی خوبرو ماڈل گرل

شہزادی کوثر گیلانی

کی جھلکیاں

فیڈریشن آف پنجاب کنسٹریکٹرز بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کے سینئر نائب صدر عبدالحفیظ چوہدری سے انٹرویو

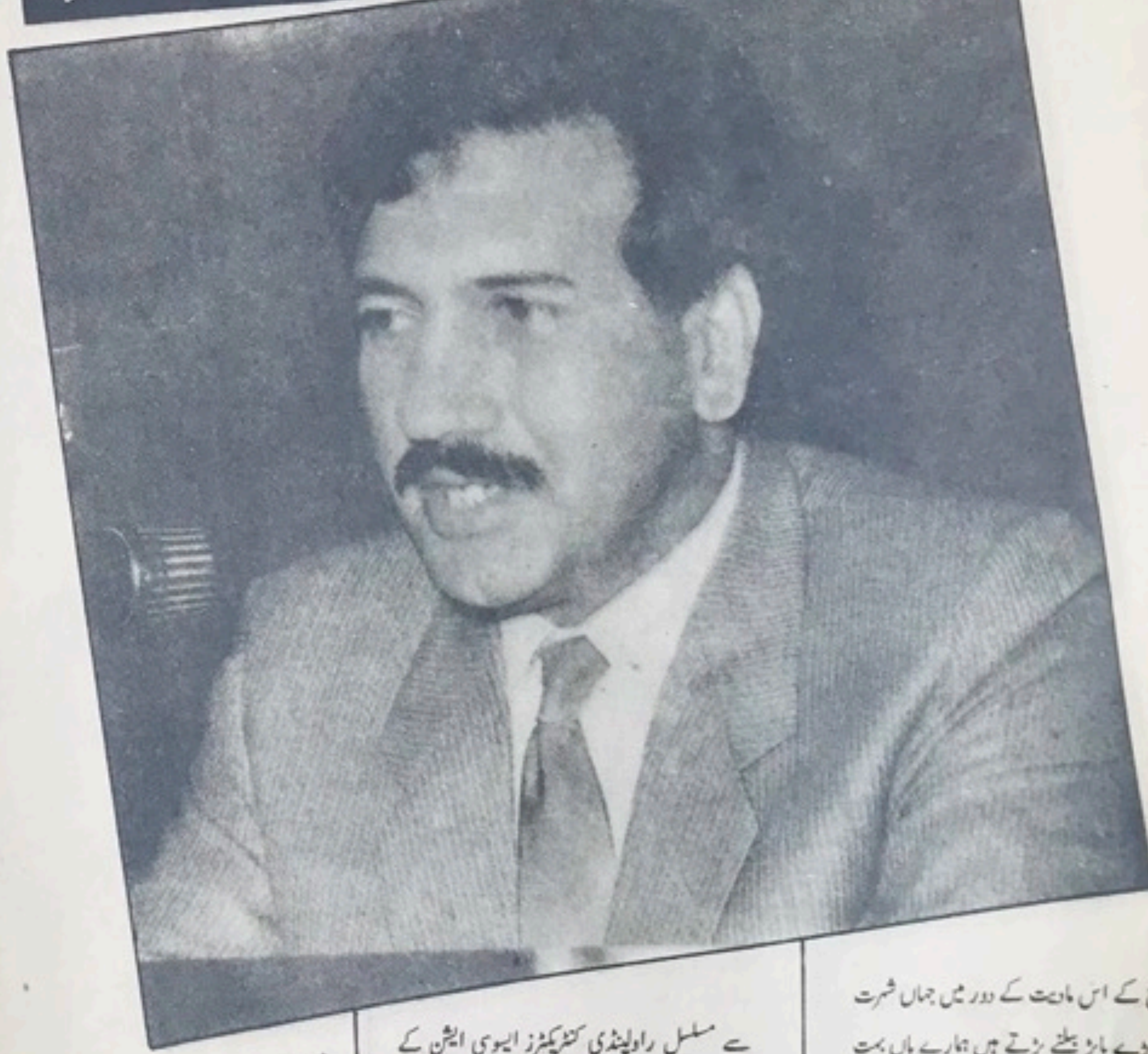

آج کے اس مادیت کے دور میں جہاں شہرت کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں ہمارے ہاں بہت کم ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو معاشرے میں بڑا مقام حاصل کرنے کے باوجود نمود و نمائش کی بجائے سادگی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں ایک نام میاں عبدالحفیظ چوہدری ہے۔

عبدالحفیظ چوہدری ایک باصلاحیت نوجوان بزنس مین، بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے کنٹریکٹروں کے ہر دلعزیز مقبول ترین رہنما ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں سے مسلسل راولپنڈی کنٹریکٹرز ایسوی ایشن کے پلیٹ فارم پر پنجاب کے کنٹریکٹروں کی بلا امتیاز خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ عبدالحفیظ کامیاب بزنس مین اور بااصول لیڈر ہیں۔ ہمیشہ اصولوں پر رہتے ہوئے کنٹریکٹروں کے جائز حقوق کی جدوجہد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کی شب و روز کی انتھک محنتوں کا ثمر ہے کہ بلا مقابلہ ایسوی ایشن کے پنجاب کے نائب صدر منتخب ہوتے آ رہے ہیں۔

ایک تفصیلی ملاقات میں عبدالحفیظ چوہدری جو بزنس مین کم اور لیڈر زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔ ایسوی ایشن کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی کنٹریکٹرز ایسوی ایشن کنٹریکٹروں کے جائز مسائل حل کرانے افسران کی ناجائز ڈیمانڈوں کو روکنے اور ٹھیکیداروں میں اتحاد

و اتفاق کو فروغ دینے کے لئے قابل تعریف حد تک جدوجہد کر رہی ہے۔ جس کی بدولت کنٹریکٹروں کی قوت میں نہ صرف اضافہ ہوا ہے بلکہ کنٹریکٹر آپس کے تنازعے بھی ایسوی ایشن کے پلیٹ فارم پر حل کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش ہے اس ڈیپارٹمنٹ میں کنسٹرکشن کا معیار بلند ہو ادارے سے بدعنوانیوں کا بھی کسی حد تک خاتمہ رہے۔ ہماری کوششوں سے کنٹریکٹروں کی افسران کے خلاف شکایتوں میں کمی واقع ہوئی ہے۔ جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت کنٹریکٹروں کے جائز مسائل کو حل کرنے کی طرف فی الفور توجہ دے۔ کنٹریکٹروں کو ناجائز تنگ کرنے سے بچایا جائے۔ تعمیراتی معیار کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کے لئے گورنمنٹ کے 79ء کے شیڈول ریٹ میں اضافہ کیا جائے۔ کنسٹرکشن کے شعبے کو صنعت کا درجہ دے کر اب کنٹریکٹروں کو اپنے پراجیکٹ مکمل کرنے کے لئے بنکوں کی آسان شرائط پر قرضوں کی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ ٹنڈروں کے موجودہ سسٹم کو تبدیل کر کے پراجیکٹ کو جلد مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ٹنڈروں کے موجودہ نظام میں تبدیلی لائی جائے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کنٹریکٹروں کی سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی کی جائے۔ بڑے پراجیکٹ بین الاقوامی فرموں کو دینے کی بجائے پاکستانی فرموں کے دیئے جائیں تاکہ پاکستانی کنٹریکٹرز مل کر اعلیٰ اور معیاری پراجیکٹ کی تعمیر میں اپنا رول ادا کر سکیں۔

عبدالحفیظ چوہدری نے کہا پاکستانی کنٹریکٹروں کے ساتھ حکومت کے افسران کا رویہ غیر ملکی کنٹریکٹروں کی نسبت سوتیلی ماں جیسا ہوتا ہے۔ پاکستانی زر مبادلہ کو بچانے کے لئے حکومت کنٹریکٹروں کو ڈیوٹی اور ٹیکس میں مزید سہولتیں اور قرضے فراہم کرے تاکہ کنٹریکٹرز جدید تعمیراتی مشینری امپورٹ کر کے دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق قومی تعمیراتی کاموں میں بھرپور حصہ لے کر قیمتی زر مبادلہ کو بچا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی ترقی اور خوشحالی کے لئے ضروری ہے کہ ہم ملکی زر مبادلہ کو غیر ملک میں منتقل ہونے سے بچائیں۔ جو ریٹ ہمارے ادارے غیر ملکی فرموں کو دے رہے ہیں وہی ریٹ پاکستانی کنٹریکٹرز کو دیں۔

ایک اور سوال کے جواب میں عبدالحفیظ چوہدری نے کہا کہ پاکستانی کنٹریکٹرز تعمیراتی کاموں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق کر سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں تعمیراتی شعبے میں ٹیلنٹ بہت زیادہ ہے۔ ہمارے انجینئرز بھی بہت باصلاحیت ہیں ضرورت تو یہ ہے کہ ہم اپنے ملکی ٹیلنٹ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں صدر کنٹریکٹرز ایسوی ایشن نے کہا کہ پاکستان میں ناقص اور غیر معیاری تعمیر کی ذمہ داری افسران پر عائد ہوتی ہے۔ افسر کرپٹ ہوں گے تو وہ ٹھیکیداروں کو کرپٹ کریں گے اگر افسر ایماندار ہوں گے تو یقیناً ایک اچھا معیار لیں گے۔ ہمارے ٹھیکیدار اس قابل ہیں کہ وہ قومی تقاضوں کے عین مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ تعمیراتی معیار دے سکتے ہیں۔

بقیہ ملک محمد سلیم

لے لیکن یہ رقم نقد کی بجائے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی صورت میں لے جس طرح 1979ء میں لی جاتی تھی۔ اس طریقہ کار سے حکومت کے پاس بھی کروڑوں روپے جمع ہو جائیں گے اور پروموٹروں کو بھی سیکورٹی کے طور پر جمع کروائی گئی رقم پر جائز منافع ملتا رہے گا۔ انکم ٹیکس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ 350 روپے فی آمدنی کی بجائے صرف 150 روپے فی آدمی انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

F.I.A کے روپے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ یہ محکمہ پروموٹروں کو بہت تنگ کرتا ہے صرف رشوت کے لئے پرموٹروں کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ اگر F.I.A کو کسی پرموٹر سے کوئی شکایت ہے تو وہ ان کی ایسوی ایشن سے رابطہ کرے اور شکایات کو بات چیت کے ذریعے طے کیا جائے۔

آخر میں انہوں نے ایسوی ایشن سے گزارش کی کہ وہ پروموٹروں کے اجتماعی مفادات کو مد نظر رکھے اور ایمانداری کے ساتھ پروموٹروں کے مطالبات کو حکومت سے منوائے۔

کمال احمد محمودی

اپنے لے اور اپنے خاندان کے لئے سہولتوں کی تلاش میں جانے والے پاکستانی دنیا کے ہر خطے میں موجود ہیں۔ یہ محنت کش پاکستانی سخت گرمی اور سخت سردی میں گھنٹوں کام کرتے ہیں اور اس طرح اپنے ملک کو کثیر زر مبادلہ بھیجتے ہیں۔ پاکستان کو ملنے والے زر مبادلہ کا سب سے بڑا ذریعہ یہی محنت کش ہیں انکی دن رات محنت سے نہ صرف ان ممالک میں انکی اپنی قدر بلکہ پاکستان کا نام بھی روشن ہوتا ہے۔ پاکستانی جب کسی غیر ملک میں جاتے ہیں تو انکے دل میں وطن کی محبت پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے خواہ یہ پاکستانی کوئی مزدور ہو یا صنعت کار، سب ہی اپنے وطن کی بھلائی اور اسکا نام روشن کرنے کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ ایسے ہی ایک پاکستانی کا تعارف ہم اپنے قارئین سے کروا رہے ہیں جو وطن سے دور رہ کر وطن کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ وطن کے لئے انکی خدمات بے لوث ہیں دبئی میں مقیم قابل فخر پاکستانی کمال اے محمودی دبئی اور شارجہ کی مشہور شخصیت ہیں۔ سماجی مسئلہ ہو یا ادبی محفل، ثقافتی شو ہو یا اور کوئی سرگرمی آپ ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ نظریہ کے لحاظ سے مکمل طور پر نظریہ پاکستان کے حامی اور وطن کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں کمال اے محمودی پاکستان بزنس کونسل کے سینئر وائس

چیئرمین اور جہاز رانی کے ادارے مار کنٹائل و مارین لمٹل ایسٹ لمیٹڈ شارجہ کے چیئرمین بھی ہیں۔ میرے حالیہ دورہ یو۔ اے۔ ای کے موقعہ پر انکے ساتھ تفصیلی گفتگو ہوئی جو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ یو۔ اے۔ ای کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کمال اے معمودی نے بتایا کہ گذشتہ چند سال قبل کھجور کے سوا کوئی درخت نہ تھا اور اب پورے یو۔ اے۔ ای میں ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے دوبئی میں فری زون بنانے کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ دبئی میں خاص طور فری زون بنانے سے نہ صرف تجارت کو فروغ ملا ہے بلکہ بے روز گاروں کے لئے ملازمتوں مواقع کھولیں ہیں۔ ۔ یو۔ اے۔ ای میں جرائم کی شرح کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ یہاں پر جرم نہ ہونے کے برابر ہے اس کی مثال کے لئے میری یہ بات ہی کافی ہے کہ یہاں پر عورتیں بھی اپنے آپکو اتنا ہی محفوظ سمجھتی ہیں جتنے مرد اس لئے اس ملک میں انسان اپنی زندگی بغیر کسی خوف و خطر کے گزار سکتا ہے۔ یو۔ اے۔ ای کے موسم اور آب و ہوا کے بارے بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آب و ہوا کے لحاظ سے اب یہاں کا موسم بہت تبدیل ہو چکا ہے۔ اس پوری علاقے میں غالباً" یہ واحد خطہ ہے جہاں آپکو ویسٹ اور ایسٹ دونوں طرح کا ماحول ملتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دبئی میں اس وقت ۳۳ چینل ہیں جس سے مختلف زبانوں میں نشریات نشر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں شارجہ ٹیلی ویژن سے روزانہ دو گھنٹے پاکستانیوں کے لئے اردو سروس نشر کی جاتی ہے دبئی میں کاروبار اور تجارتی اداروں کے بارے میں بتاتے ہوئے انہوں نے کہا دبئی میں تجارتی اداروں کو بڑی سہولتیں میسر ہیں اور تجارتی اداروں کو مکمل آزادی حاصل ہے۔

پاکستان کی موجودہ حکومت کی پالیسیوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت نواز شریف کی قیادت میں جس راہ پر گامزن ہے وہ قابل تعریف ہے اور اگر نواز شریف صاحب کو کام کرنے کا پورا موقعہ دیا گیا تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ پاکستان ترقی نہ کرے اور مجھے اپنے خدا پر پورا یقین ہے کہ نواز شریف صاحب کی پالسیاں ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیں گی۔ پرائیویٹائزیشن کے بارے میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف کا موجودہ فیصلہ اگر کئی برس پہلے کر دیا جاتا تو ملک کی موجودہ صورتحال بہت بہتر ہوتی اور ملک ترقی پذیر کہلانے کی بجائے ترقی یافتہ کہلاتا بہر حال اب بھی ایسی کوئی وجہ نہیں کہ اگر نواز شریف کی موجودہ پالیسیوں پر عمل درآمد کیا جائے تو پاکستان کا نام جلد ہی بین الاقوامی سطح پر روشن ہو جائے گا اور ہم پاکستانی کہلانے پر فخر محسوس کریں گے

خلیج کی مختلف ریاستوں میں بسنے والے

باقی صفحہ ۳۳ پر۔

وسائل کی قلت کے باوجود---

پردیس میں وسیع و عریض سکول؟

☆--- عسکری رضوی، سعودی عرب

عرصہ دراز سے سعودی عرب کے الجبیل اور گردو نواح میں ہزار ہا پاکستانی برسر روزگار ہیں اور اپنے خاندانوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔ ان کے بچوں کے لئے تعلیم کا خاطر خواہ انتظام موجود نہ تھا۔ ہمارے بچوں میں پاکستانی تشخص اجاگر کرنے کے لئے اور انہیں پاکستانی تہذیب و ثقافت سے روشناس کرانے کے لئے ایک پاکستانی تعلیمی ادارے کی اشد ضرورت تھی۔ انتہائی کوششوں کے باوجود مسئلہ جوں کا توں رہا اور شاید لوگ ہمت ہار کر مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ ترک کر دیتے لیکن ایسے میں ایک پر عزم، باکردار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیت جناب احمد علی خان نے پاکبانوں کا حوصلہ بلند کیا۔ اور چند محب وطن پاکستانیوں جناب طاہر شیخ، ملک محمد اقبال اور مشتاق بلوچ کے ساتھ مل کر یہ آواز سفارتخانہ پاکستان میں پرزور انداز میں پہنچائی اور مسلسل جدوجہد مدرسہ قائم کرنے کا اجازت نامہ حاصل کرنے کے لئے کی اور مالی امداد سے سکول کے وجود کو ممکن بنا دیا۔ پاکستانی سفارتخانہ ریاض نے اس سلسلے میں بہت تعاون کیا اور نومبر ۱۹۸۹ء میں ایجوکیشنل اتاشی جناب شریف میمن نے سکول کھولنے کا اعلان کر دیا اور ایک کمیٹی احمد علی خان صاحب کی سربراہی میں تشکیل دی۔ اپریل ۱۹۹۰ء میں پاکستانی مدرسہ ایک کرایہ کی عمارت میں کھولا گیا۔ یہ یہاں کے پاکستانیوں کے لئے نہایت خوشی کا موقع تھا کیونکہ نہایت مشکل مرحلہ جو وزارت داخلہ اور امیر جبیل سے منظوری حاصل کرنے کا تھا، وہ طے ہو گیا تھا۔ بڑا مسئلہ سکول کی اپنی عمارت کا تھا۔ بالآخر محنت رنگ لائی اور ایک وسیع و عریض پلاٹ جس کا رقبہ ساڑھے چھ ہزار مربع میٹر ہے، حاصل کر لیا گیا۔ اب دوسرا بڑا مسئلہ عمارت کی تعمیر کا تھا۔ اس سلسلے میں مزید اصحاب خیر نے اپنا تعاون سکول کمیٹی کو پیش کیا جن میں جناب ممتاز شاکر، امجد خان، منور عباسی، محمود عباسی، ذکی احمد، خالد تبسم، میاں طارق، انوار احمد، شیر افگن ملک، اقبال ملک، سمیع صاحب سرفہرست تھے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
ہمسفر ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا

قلیل وقت میں خطیر رقم جمع ہو گئی۔ سکول کی عمارت پاکستانی انجینئر شکیل احمد نے ڈیزائن کی اور اپنی خدمات بطور عطیہ سکول کو پیش کیں۔

آج عمارت تقریباً تعمیر ہو چکی ہے۔ گو کچھ کام ابھی باقی ہے۔ عمارت نہایت خوبصورت اور کلاسیں کشادہ ہیں اس عمارت پر اب تک تقریباً تین لاکھ سعودی ریال خرچ ہو چکے ہیں۔ لائق ستائش ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس نیک کام میں حصہ لیا اور دل کھول کر مالی امداد کی، مبارکباد کے مستحق ہیں تمام ممبران کمیٹی اور چیئرمین کمیٹی اور تمام وہ حضرات جنہوں نے عطیات دیئے۔ جن کی بدولت سکول کی باقاعدہ اپنی عمارت تعمیر ہو گئی اور مستقل سکول پاکستانی بچوں کے لئے بن گیا جو لوگ تعلیم و تربیت جیسے کاموں میں حصہ لیتے ہیں انسانیت کا بہت بڑا فرض ادا کرتے ہیں۔

سکول کی عمارت کا باقاعدہ افتتاح ایک پروقار تقریب سے ہوا جو حال ہی میں منعقد کی گئی۔ سکول کمیٹی کے چیئرمین جناب طاہر شیخ نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تفصیلات سے شرکاء تقریب کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا یہ سکول نہ تو میرا ہے اور نہ ہی کسی اور کا، یہ ہماری مادری درسگاہ ہے اور حکومت پاکستان کی ملکیت ہے۔

مہمان خصوصی جناب ملک عباس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ پردیس میں ہوتے ہوئے اور وسائل کی قلت کے باوجود اتنا وسیع و عریض سکول الجبیل کے پاکستانیوں نے تعمیر کر ڈالا جو پاکستانی کمیونٹی کی بڑی کامیابی ہے۔ انہوں نے سکول کمیٹی اور تمام اصحاب خیر کو دلی مبارکباد پیش کی اور سکول کو مالی امداد اور لائبریری کے لئے کتب فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ ڈاکٹر نفیر جو نظامت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ مہمانان کرام سے اوورسیز پاکستانی رائٹرز فورم نے یہ روایت شروع کی ہے کہ سکول میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو انعامات اور سرٹیفیکیٹس سے نوازتی ہے تاکہ معماران مستقبل کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔ خدا کرے ہماری نسلیں اس سکول سے مستفید ہوتی رہیں اور یہاں پر بہار فضا میں محنت و ریاضت اور دلچسپی و لگن کے ساتھ تعلیم دی جاتی رہے۔ اور کبھی کسی پارٹی بازی یا گروہ بندی کا شکار نہ ہوں۔

پاکستانی طالب علم کا اعزاز

سماجی علوم سے متعلق رابطہ عالم اسلامی کے فورم کے تحت "مسلمان بچوں کے حقوق و فرائض" کے عنوان سے انگریزی تقریری مقابلے میں پاکستانی ایمبیسی سکول، جدہ کے نیر مصباح نے اول انعام حاصل کیا۔ اس مقابلے میں بھارت، فلپائن اور انڈونیشیا کے سفارت خانوں کے زیر اہتمام تعلیمی اداروں کے علاوہ منارات جدہ سکول اور ویک اینڈ اسلامک سکول کے طلباء نے بھی حصہ لیا۔

الوداع

سعودی ماربل کمپنی الدمام میں خدمات سر انجام دینے والے پاکستانی محنت کشوں نے یہاں مطعم اکبانہ میں اپنے ایک مخلص ساتھی جناب راشد محمود چیمہ کے اعزاز میں ایک پرتکلف الوداعی ضیافت کا اہتمام کیا۔ جس میں سعودی ماربل کمپنی سمیت دیگر کمپنیوں میں خدمات سر انجام دینے والے پاکستانی باشندوں نے شرکت کی۔ چیمہ صاحب چودہ برس سے یہاں سعودی ماربل کمپنی میں بطور سٹور کیپر اپنی گرانقدر خدمات سر انجام دے رہے تھے۔

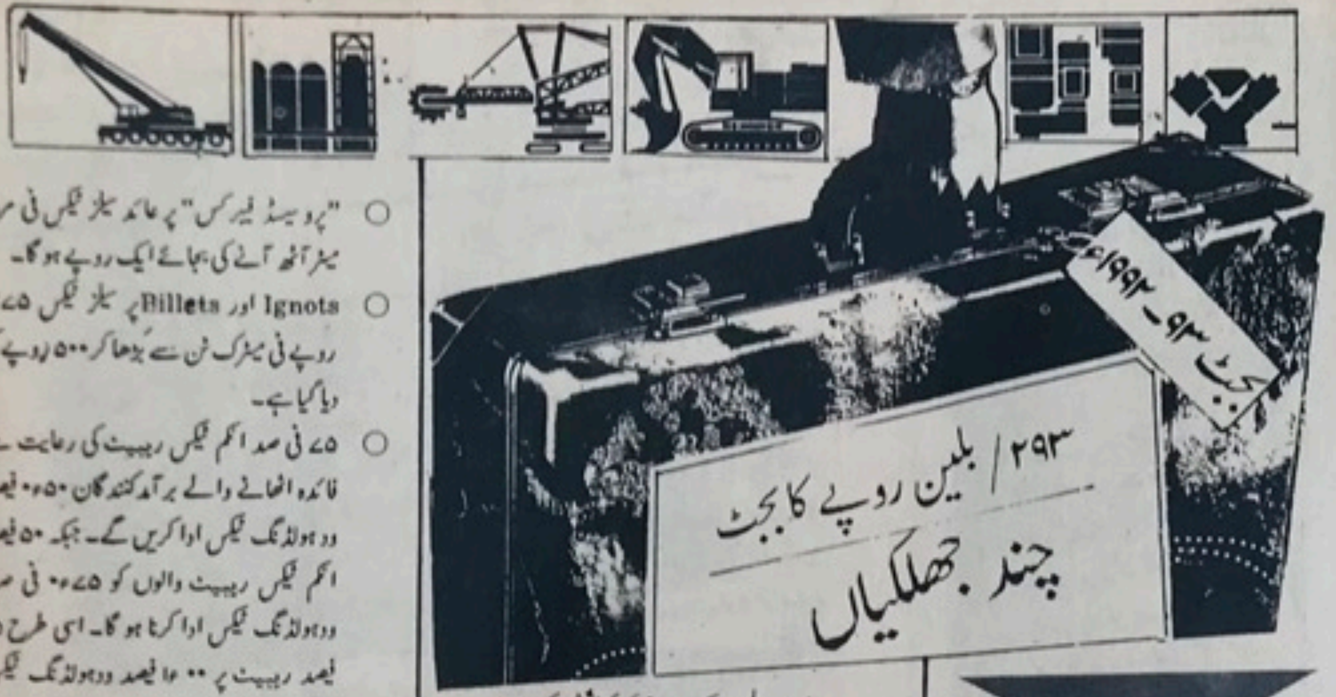

- ۲۹۳ بلین روپے کا بجٹ --- ۹۲-۱۹۹۱ء کے نظرثانی شدہ بجٹ سے ۳۰.۵ فیصد زائد!
- آئندہ مالی سال کے لیے ترقیاتی اخراجات ۷۴ بلین روپے کے ہوں گے جبکہ رواں اخراجات ۲۱۹ بلین کے ہیں۔
- آئندہ سال کے لیے کل محصولات کا تخمینہ ۲۴۷ بلین روپے کا ہے جن میں سے اندرونی وسائل کے ۱۹۸ بلین اور بیرونی وسائل کے ۴۹ بلین ہیں۔
- آئندہ سال کے لیے دفاعی بجٹ کا تخمینہ ۸۲ بلین کا ہے۔
- رواں بجٹ کے ذریعے اخراجات میں کمی کر کے ۶.۵ بلین روپے بچانے کی سعی کی جائے گی۔ جبکہ محصولات کے نئے وسائل کے ذریعے ۱۷.۵ بلین کی آمدن کا ہدف پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔
- افراط زر کی موجودہ شرح ۹.۵ تا ۱۰ فیصد ہے جو گزشتہ سال کی ۱۲ فیصد کی شرح سے کم ہے لیکن ہدف ۸ فیصد تک کم کرنے کا تھا جو پورا نہیں کیا جا سکا۔
- آئندہ سال کے لیے (جی ڈی پی) مجموعی مقامی پیداوار کی افزائش کی شرح کا ہدف ۶.۲ فیصد ہے۔
- بجٹ کا خسارہ ۸۰ بلین روپے سے گھٹا کر آئندہ سال ۶۵ بلین تک لانے کی کوشش کی جائے گی۔
- بجلی کے بلوں کے ساتھ متعین ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- لوکل ٹیلی فون کال کی شرح ایک روپے چھپن پیسے سے بڑھا کر دو روپے کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔
- ارجنٹ پاسپورٹ فیس ۱۲ سو روپے سے بڑھا کر ۲ ہزار روپے کر دی گئی ہے جبکہ عام پاسپورٹ کی فیس ۳ سو سے بڑھا کر ۴ سو کر دی گئی ہے۔
- بڑے ہوٹلوں میں منعقدہ تقریبات پر ایکسائز ڈیوٹی ۱۰ فیصد سے بڑھا کر ۱۵ فیصد کر دی گئی ہے۔
- ٹیلی وژن پر دکھائے جانے والے سگریٹ، کاسمیٹکس اور بیوریجز کے اشتہارات کی شرحوں میں دگنا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب شرح ۲۰ فیصد ہو گی۔ دیگر اشتہارات کی شرح ۵ فیصد سے بڑھا کر ۱۰ فیصد کر دی گئی ہے۔
- رنگائی چھپائی کے بغیر کپڑوں پر ۵ فیصد ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جائے گی۔
- مصنوعی ریشمی دھاگے پر ایکسائز ڈیوٹی ۵ کی بجائے ۶ روپے فی کلوگرام ہو گی۔
- کاغذی ڈبوں، سنگ مرمر کی سلوں اور خاردار تاروں سمیت ملکی مصنوعات پر سیلز ٹیکس عائد کیا جائے گا۔
- "پروسیسڈ فیبرکس" پر عائد سیلز ٹیکس فی مربع میٹر آٹھ آنے کی بجائے ایک روپے ہو گا۔
- Ignots اور Billets پر سیلز ٹیکس ۳.۵ روپے فی میٹرک ٹن سے بڑھا کر ۵۰۰ روپے کر دیا گیا ہے۔
- ۷.۵ فی صد انکم ٹیکس ریبیٹ کی رعایت سے فائدہ اٹھانے والے برآمد کنندگان ۰.۵۰ فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس ادا کریں گے۔ جبکہ ۵۰ فیصد انکم ٹیکس ریبیٹ والوں کو ۰.۷۵ فی صد ود ہولڈنگ ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔ اسی طرح ۲۵ فیصد ریبیٹ پر ۱.۰۰ فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- سگریٹوں پر ایکسائز ڈیوٹی بڑھا دی گئی ہے۔
- ۱۰۰۰ سی سی سے ۱۲۰۰ سی سی تک کاروں کے نجی مالکان کو سالانہ ۵۰۰ روپے ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔ جبکہ ۱۲۰۰ سی سی سے ۱۳۰۰ سی سی تک پر سالانہ ٹیکس ۷۵۰ روپے ہو گا۔ ۱۳۰۰ سی سی سے زائد نجی کاروں پر ٹیکس ۱۵۰۰ روپے ہو گا۔
- ۹۵-۱۹۹۳ء سے مضاربہ کے ذریعے آمدنی پر ٹیکس لاگو ہو گا۔
- سیکنڈ ہینڈ کاروں کی خرید و فروخت پر ۲.۵ فیصد ٹیکس عائد کیا جائے گا۔
- بسوں، ٹرکوں اور لاریوں کے ٹائروں پر کسٹم ڈیوٹی ۹۰ فیصد سے گھٹا کر ۷۰ فیصد کر دی گئی ہے۔
- صنعت کاری کی افزائش کے لیے ملک بھر میں خصوصی انڈسٹریل زون قائم کیے جائیں گے۔
- گھریلو استعمال کی اشیاء مثلاً ریفریجریٹر، ٹیلی وژن، ایئرکنڈیشنر اور واشنگ مشین وغیرہ پر کسٹم ڈیوٹی ۹۰ فیصد سے گھٹا کر ۸۰ فیصد کر دی گئی ہے۔
- فوٹوگرافی کی فلموں کی درآمد پر عائد کسٹم ڈیوٹی ۶۰ فیصد کی بجائے ۴۰ فیصد کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔
- خصوصی انڈسٹریل زون میں نصب صنعتوں پر پانچ سال کے لیے ٹیکس کی چھوٹ دی جائے

گی۔
○ اشیائے خوردنی اور ادویات پر ٹیکس نہیں لاگو ہو گا۔
○ ہسنری سیل' ڈسپوزیبل سرنج اور بچوں کے

دودھ کی صنعتوں کے خام مال کی در آمد پر ڈیوٹی کی شرح میں کمی کر دی گئی ہے۔
○ تعمیراتی مشینری پر کسٹم ڈیوٹی کم کر دی گئی۔

○ آڈیو وڈیو کے خام مال پر در آمدی ڈیوٹی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

بجٹ اجلاس کے اختتام پر

وزیر خزانہ جناب سرتاج عزیز نے بجٹ کے اجلاس کو سمیٹتے ہوئے اپنی تقریر میں بجٹ کی کئی تجاویز میں رد و بدل کا اعلان کیا ہے۔
○ بغیر رنگائی اور چھپائی کے کپڑے پر ایکسائز ڈیوٹی پانچ فی صد سے کم کر کے دو فیصد کر دی گئی۔
○ بجٹ کے اعلان کے موقع پر استعمال شدہ کاروں پر اڑھائی فیصد کے حساب سے بلا امتیاز اضافی ٹیکس لگایا گیا تھا۔ اس ضمن میں امکان ہے کہ اس سلسلے کی تجاویز کے پیش نظر دس سال پرانی کاروں پر ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔ پانچ سال پرانی کاروں پر اضافی ٹیکس اڑھائی فیصد کی جگہ ۱۰ء۲۵ فیصد کر دیا گیا ہے جبکہ نئی کاروں پر سی وی ٹی پہلے کی طرح عائد ہو گا۔ اس طرح انکم ٹیکس کی پیشگی ادائیگی کے لیے کٹوتی ٹیکس دس سال پرانی گاڑیوں پر لاگو نہیں ہو گا اور پانچ سال سے زیادہ پرانی گاڑیوں پر نصف شرح سے وصول ہو گا۔
○ کرایہ پر دی ہوئی جائیداد پر دولت ٹیکس سے متعلق یہ خدشات درست نہیں کہ شاید ہر قسم کی جائیداد پر کٹوتی کا نظام لاگو ہو۔ یہ کٹوتی بڑے سائز کی ان جائیدادوں پر لاگو ہو گی جو کرائے پر اٹھائی گئی ہوں۔ وہ جائیداد جو کرائے پر نہ دی گئی ہو' اس نظام سے مستثنیٰ ہو گی۔
○ دولت ٹیکس میں دس لاکھ روپے کی بنیادی چھوٹ یا اس کے بدلے ذاتی استعمال میں رہائشی مکان کی چھوٹ پہلے کی طرح بدستور رہے گی۔
○ بڑی بڑی کمپنیوں پر تعلیمی ادارے قائم کرنے کی ذمہ داری کے ضمن میں "کمنڈ ڈیپازٹ" کا معیار اپنایا گیا ہے۔ پانچ تا دس کروڑ روپے کے کمنڈ ڈیپازٹ والے ادارے ایک مڈل سکول' دس تا پچیس کروڑ والے ایک ہائی سکول اور پچیس کروڑ سے زائد والے ادارے ایک ٹیکنیکل ادارہ قائم کریں گے۔
○ مقامی صنعت نے کچھ عرصہ کے لیے زیادہ تحفظ کی درخواست کی ہے۔ پس جن اشیاء پر پہلے ڈیوٹی کی شرح ۹۰ فیصد طے تھی (یعنی ایئر کنڈیشنز' ریفریجریٹر وغیرہ پر) ملا جلا کر ۷۵ فیصد کر دی جائے' جن اشیاء پر ۸۰ فیصد تھی' ان پر ۷۰ فیصد کر دی جائے۔
○ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کپڑے کی صنعت میں تیز رفتاری سے پرانے لومز کی جگہ جدید شٹل لیس لومز لگانے اور دوسرے اقسام کی متعلقہ مشینری لانے کے لیے فنانسنگ کا تین سالہ قابل عمل منصوبہ بنایا جائے تاکہ ہم اپنی معیاری روئی سے اچھے معیار کا کپڑا بنا سکیں۔

اسلامی یونیورسٹی میں ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس کلاسز کا اجراء

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ستمبر ۱۹۹۳ء سے کمپیوٹر میں ایم ایس سی کی کلاسیں شروع کی جا رہی ہیں۔ یہ بات کمپیوٹر کے شعبے میں تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر بتائی گئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر حسین حامد حسان تھے۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے کمپیوٹر پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پروگرام کا اجراء کیا گیا ہے۔ تقریب سے شعبہ کمپیوٹر کے سربراہ ڈاکٹر خالد رشید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں ستمبر ۱۹۹۳ء سے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس یونیورسٹی کے پروگراموں کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کو دینی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ اس موقع پر کوبول' ڈی بیس' لوٹس اور ورلڈ پرفیکٹ کے کورس مکمل کرنے والے ۸۲ طلبہ میں سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے۔

بے روزگاری کے خاتمہ کیلئے سیلف ایمپلائمنٹ سکیم

بے روزگاری کے خاتمے اور ملک کو خود انحصاری کی منزل تک لانے کے لئے جہاں ملک کے دیگر شعبے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں وہاں دیہی صنعت کاری اور سیلف ایمپلائمنٹ پروگرام پر عملدر آمد کے لئے پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن بھی اپنا کردار بخوبی ادا کر رہی ہے تاکہ دیہی علاقوں میں صنعتوں کے قیام سے بے روزگاری کا دباؤ کم کیا جائے اور دیہی آبادی کے شہری علاقوں کی طرف انتقال کے رجحان کو بھی ختم کیا جا سکے۔ اس سکیم کا بنیادی مقصد پیشہ ور افراد اور فنی تعلیم رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ وہ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں نوکریاں ڈھونڈنے کی بجائے مینو فیکچرنگ یونٹس اور چھوٹی صنعتیں لگانے میں دلچسپی لیں۔ اور اپنے روزگار کے حصول کے ساتھ ساتھ ملکی معیشت کو بھی مضبوط بنائیں۔ دیہی اور شہری علاقوں کے لئے سیلف ایمپلائمنٹ سکیم کے مقاصد اور اس ضمن میں قرضہ کے حصول کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔

دیہی صنعت کاری کا پروگرام

اس سکیم کا اساسی فلسفہ ملک کی پہلے سے رائج شدہ صنعتی پالیسی سے مختلف ہے۔ اس کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

(الف) دیہی علاقوں میں صنعتی سرگرمیوں کے ذریعے روزگار کے مواقع مہیا کرنا۔

(ب) نان فارم انکم میں اضافہ کرنا۔

(ج) دیہی علاقوں میں مضبوط صنعتی بنیاد مہیا کرنا اور اس طرح دیہی علاقوں میں عمومی معاشی صورت حال کی بہبود کے لئے پیداواری سرگرمیوں کی ابتدا کرنا۔

(د) چھوٹے صنعت کاروں کی تعداد میں اضافہ کرنا۔

(ہ) دیہی علاقوں میں اس خلاء کو پورا کرنا جس کی وجہ سے دیہی آبادی شہروں کا رخ کرتی ہے تاکہ اس رجحان پر موثر طور پر قابو پایا جا سکے۔

(و) دیہی علاقوں میں مناسب صنعتوں کے فروغ سے موجودہ سوشل سسٹم کو الٹ پلٹ کئے بغیر ایک نئے سماجی طبقے کو معرض وجود میں لانا۔

(ز) دیہی علاقوں میں مختلف النوع کاموں کے انتخاب کے مواقع فراہم کرنا اور ان علاقوں کی بہتری اور بہبود کے لئے سازگار فضا مہیا کرنا نیز عورتوں کے طبقے کو آمدنی کے مواقع مہیا کرنا۔

دیہی صنعتوں کی تعریف

اس سکیم کے نقطہ نظر سے دیہی صنعتوں کی تعریف کے لئے مندرجہ ذیل تین عوامل پیش نظر ہوں گے:۔

(الف) محل وقوع

یہ صنعتیں ان علاقوں میں لگائی جائیں گی جن کو پنجاب لوکل کونسلز آرڈیننس 1979ء کے تحت دیہی علاقہ قرار دیا گیا ہے یعنی یہ صنعتیں میونسپل کارپوریشن میونسپل کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کی حدود سے باہر ہوں گی۔

(ب) مالی حد

دیہی صنعت کاری کے پروگرام کے تحت 10 لاکھ روپے تک سرمایہ کاری کرنے والی صنعتیں دیہی صنعت لگانے کی مستحق ہو سکتی ہیں۔

(ج) درجہ بندی

جملہ سب سیکٹر صنعتیں بشمول ایگرو بیسڈ (زرعی پیداوار پر منحصر صنعتیں)' زراعت سے متعلقہ پیداوار صنعتیں سوائے ان کے جن کو ممنوعہ صنعتیں قرار دیا جا چکا ہے۔

قرضے کے حصول کی شرائط

اس سکیم کے لئے قرضے کے حصول کی شرائط حسب ذیل ہیں۔

(الف) قرضے کی رقم

قرضے کی زیادہ سے زیادہ رقم 5 لاکھ روپے تک ہو گی لیکن ان سکیموں کو قرضے کے لئے ترجیح دی جائے گی جنہیں 1 سے 3 لاکھ روپے کی رقم بطور قرضہ درکار ہو۔ اس قرضے کو اسی مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا جس کے لئے حاصل کیا گیا ہو۔

(ب) قرضے کا تناسب

عمومی طور پر قرضہ 60:40 کے تناسب سے دیا جاتا تھا تاہم اگر قرض خواہ بیئرر فنڈ بانڈز یا فارن ایکسچینج بیئرر سرٹیفکیٹ پر قرضہ لیتا تو اس کا تناسب 70:30 تھا اب شراکت کا تناسب بھی 70:30 کر دیا گیا ہے۔

(ج) مارک اپ

قرضے پر مارک اپ کی شرح 7 فیصد سالانہ ہو گی۔

(د) قرضے کی واپسی

(1) قرضے کی واپسی کی مدت 7 برس ہے جس میں ایک سال گریس پیریڈ بھی ہے اس کی ابتدا آخری قسط کی ادائیگی کے دن سے شروع ہو گی یا پھر پہلی قسط ادا کرنے کے ڈیڑھ سال بعد جو صورت حال بھی پہلے ہو۔

(2) قرضے کی واپسی ششماہی اقساط کے ذریعے ہوا کرے گی جس پر 7 فیصد مارک اپ وصول ہو گا۔

(ہ) قرضے کی ضمانت

قرضے کی پہلی قسط کی وصولی سے قبل قرض لینے والے پر لازم ہو گا کہ وہ اپنے منصوبے کے مستقبل کے اثاثوں کا رجسٹرڈ رہن نامہ کارپوریشن کے پاس جمع کرائے تاہم مرغبانی کی صنعت بھیڑ بکریوں یا مچھلیوں کے فارم کے لئے غیر منقولہ جائیداد کی سیکورٹی پیش کرنا ہو گی جو کہ قرضے کی رقم کے برابر ہو گی۔

قرض لینے والا بیئرر نیشنل فنڈ بانڈز وغیرہ جمع کروا سکتا ہے۔

دیہی اور شہری علاقوں کے لئے سیلف ایمپلائمنٹ سکیم

صنعتی بنیاد کو سائنسی خطوط پر استوار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پیشہ ور ماہرین کو پیداواری سرگرمیوں میں شامل کیا جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے خصوصی طور پر انجینئرنگ کیمیکل اور الیکٹرانک کے میدانوں میں زیادہ سے زیادہ مراعات دی جائیں۔ یہ سکیم دیہی اور شہری دونوں علاقوں کے لئے ہے۔

سکیم کے مقاصد

(الف) پیشہ ور افراد اور فنی تعلیم رکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ مینوفیکچرنگ یونٹس اور چھوٹی صنعتیں لگانے میں دلچسپی لیں اور بجائے اس کے کہ وہ سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں تنخواہ دار ملازمتیں حاصل کریں اپنے لئے خود روزگار مہیا کرنے کا بندوبست کریں۔

(ب) درجہ بالا مقصد کے حصول کی خاطر ایسے اقدامات جو صنعت لگانے والوں کے لئے کشش رکھتے ہوں۔

(ج) پیشہ ور افراد اور فنی تعلیم رکھنے والے ان افراد کے لئے قرضے کی فراہمی اور دیگر ضروریات کا ایسا انتظام کیا جائے کہ انہیں سب ضروریات ایک جگہ سے فراہم ہو جائیں اور وہ بجائے ادھر ادھر بھٹکنے کے اپنی قوت اور وسائل کا استعمال اپنے منصوبوں کی کامیابی کے لئے کریں۔

(د) اس پروگرام میں شامل ہونے والوں کے ساتھ مستقل رابطہ رکھنے ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے اور ان کے ساتھ تعاون کے لئے ایک باقاعدہ نظام کا اہتمام بھی کیا جائے تاکہ صنعت کاری پروگرام کی ابتدا کے بعد انہیں وقتاً" فوقتاً" مشورہ دیا جا سکے اور کام کی رفتار کا جائزہ لیا جا سکے۔

ٹارگٹ گروپ

اس سکیم کے مقاصد کے لئے ٹارگٹ گروپ درج ذیل ہے۔

(الف) موجودہ صنعتی اداروں کے پیشہ ور ماہرین

(ب) نوجوان گریجوایٹس جو انجینئرنگ یونیورسٹی پولی ٹیکنیک اداروں سے فارغ التحصیل یا دوسرے اداروں سے نکلتے ہیں۔

خود انحصاری
کی منزل کی جانب
پنجاب سمال انڈسٹریز
کارپوریشن کا
سفر

(ج) تجربہ کار پاکستانی ماہرین جو اپنے ملک واپس آ رہے ہیں۔

سکیم کی اہم خصوصیات

(الف) قرضہ کی رقم

ایسے سمال انڈسٹریل یونٹس جن کی فیکسڈ انوسٹمنٹ پانچ لاکھ روپے تک ہو گی وہ اس سکیم کے تحت آتے تھے اور قرضے کی حد تین لاکھ تھی اب قرضے کی حد بڑھا کر 5 لاکھ کر دی گئی ہے اور سکیم کی لاگت کی حد 10 لاکھ مقرر کر دی گئی ہے۔

(ب) مارک اپ کی شرح

قرضہ 7 فیصد شرح سالانہ پر دیا جاتا ہے۔

(ج) قرضہ کی زر فراہمی کا تناسب

قرضے کا تناسب 70:30 ہے۔

(د) ڈویلپڈ انڈسٹریل انفراسٹرکچر کے حصول کے لئے ترجیحی سلوک

ٹیکنیکل صنعت کاروں کے لئے پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی طرف سے محفوظ کردہ پلاٹوں کا دس فیصد کوٹہ ریزرو کیا گیا ہے۔

(ہ) قرضہ کی واپسی

(1) دس سالوں کے اندر واپس کیا جائے گا اس میں ڈیڑھ سال گریس پیریڈ ہو گا۔ یہ مدت آخری قسط کی ادائیگی سے شروع ہو گی یا پہلی قسط دیئے جانے کے اٹھارہ ماہ بعد سے جو صورت پہلے ہو۔

(2) واپسی ششماہی برابر کی قسطوں میں ہو گی جس پر سات فیصد سالانہ مارک اپ وصول کیا جائے گا۔

قرضہ کی فراہمی کا طریقہ کار

قرضے کے لئے درخواستیں سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے علاقائی اور ضلعی دفتران میں وصول

پڑھے لکھے
بے روزگار نوجوانوں کو
چھوٹے صنعتی یونٹ قائم کرنے کیلئے
آسان شرائط پر قرضہ کی
فراہمی۔

کی جاتی ہیں جہاں ان درخواستوں کی چھان بین ہوتی ہے۔ تاکہ پتہ چل سکے کہ منصوبہ اقتصادی طور پر قابل عمل ہے اور درخواست گزار قرضہ لینے کی اہلیت رکھتا ہے اس کے بعد درخواستیں ریجنل ڈائریکٹرز کو بھیج دی جاتی ہیں جس کے بعد قرضہ منظور کرنے والی کمیٹی کی میٹنگ بلائی جاتی ہے جو ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ افسر کے دفتر میں منعقد ہوتی ہے قرضہ خواہ کو نزدیک ترین جگہ پر گفت و شنید کے لئے بلایا جاتا ہے اور منظوری کے بعد خطوط جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

دیہی صنعت کاری اور سیلف ایمپلائمنٹ پروگرام کے بارے میں بیرونی ملک سے آنے والے وفد کے تاثرات

ہالینڈ کی گورنمنٹ اس پروگرام کے لئے مالی اور فنی امداد مہیا کر رہی ہے۔ ان کے ایک وفد نے نومبر 1989ء میں پاکستان کا دورہ کیا اور پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے تحت چلنے والے مختلف منصوبوں کے بارے میں اپنے تاثرات کا اس طرح سے اظہار کیا۔

"اس منصوبے نے دیہی علاقوں میں صنعتی ترقی کی رفتار میں خاطر خواہ اضافے کا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ باوجود اس کے کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کوئی بنکاری ادارہ نہیں ہے انہیں چھوٹے صنعت کاروں کو قرض کی سہولتیں دینے میں کوئی دقت نہیں آئی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ دیہی علاقوں میں ایسے مقامات پر بھی پہنچ گئے ہیں جو بہت دور دراز ہیں اور جہاں بہت سے بنکوں کی رسائی نہیں ہے۔ اس منصوبے کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو بھی قرضہ دیا گیا ہے جو بینکنگ کے طریقہ کار سے بھی آگاہ نہیں اور بنکوں سے رابطہ کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اب توقع ہے کہ وہ کاروبار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اس کے علاوہ تقریباً سارے منصوبے جن میں سرمایہ کاری کی گئی ہے نئے تھے اور اکثر و بیشتر پیداواری شعبے سے متعلق ہیں۔ سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور مجوزین کے لئے یہ بڑی خوشگوار بات ہے کہ اس عمل نے پنجاب میں صنعت کاروں کی تعداد میں اضافہ کیا اور صنعتی بنیاد کو پھیلانے اور بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ دیہی صنعت کاری کے پروگرام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں پاکستان کے دوسرے ترقیاتی بنکوں کے مقابلے میں قرضے کا بہتر استعمال کیا گیا"۔

بقیہ کمال احمد معودی

پاکستانیوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے اپنی خدمات اور کوششوں کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ شارجہ کے حکمران نے پاکستان کالج آف شارجہ کی جگہ بطور تحفہ پاکستان کے قونصلیٹ کو پیش کیا۔ اور قونصلیٹ نے مجھے یہ عزت بخشی کہ مجھے بورڈ کا گورنر بنایا اس کالج میں ماشاء اللہ پرائمری سے لیکر بی اے تک کی کلاسز ہوتی ہیں اور یہ سب کمال اے معودی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ سمندر پار کالجوں میں شارجہ کالج پہلا کالج ہے جو یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہے اور اب یہاں پر بی اے کا امتحان بھی ہوا کرے گا اس سے پہلے تمام طالب علموں کو پاکستان آ کر امتحان دینا پڑتا تھا مگر آپ کی کوششوں اور انتھک محنت کے باعث اب یہ طلبہ اپنی پوری توجہ سے امتحان دے سکیں گے۔ کمال اے معودی کی خدمات صرف یہی نہیں کہ وہ دبئی میں مقیم پاکستانیوں کے لئے خدمات انجام دے رہے ہیں بلکہ آپ کوئی بھی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جس سے پاکستان کے مفادات وابستہ ہوں آپ کو انہی اعلیٰ صلاحیتوں کے باعث خلیجی ریاستوں میں مقیم پاکستانی کمیونٹی میں بڑا اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

آپ کی دوستی کا دائرہ کار صرف دبئی شارجہ تک ہی محدود نہیں بلکہ اپ کے احباب میں شاہ حسین' فلپائن کی مادام اکینو' فیڈرل کاسترو جتوئی صاحب' نواز شریف اور جونیجو صاحب بھی شامل ہیں کمال اے معودی کو آیت اللہ خمینی مرحوم اور انکے صاحبزادے احمد خمینی سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہے۔ پاکستان بلا شبہ اپنے ایسے ہونہار سپوت پر فخر کر سکتا ہے۔

میں اب سکینڈلز کا سامنا نہیں کروں گی

ریما

فلم بندی سے میرے جس فنی کیریئر کا آغاز ہوا تھا وہ ابھی جاری ہے۔ وقت گذرنے اور کچھ فلموں کی ناکامی نے مجھے مایوس نہیں کیا۔ ابھی حال ہی میں میری فلموں دل' درندگی اور آگ نے مجھے کافی حوصلہ دیا ہے۔ محض دو سال کے عرصے میں صف اول کی اداکارہ بننا بہت کم خوش نصیبوں کے حصے میں آتا ہے۔

ان بھرپور خیالات کا اظہار اداکارہ ریما نے فلم "صاحب" کے سیٹ پر ایک ملاقات کے دوران کیا۔۔۔۔ریما نے کہا کہ ہدایت کار جاوید فاضل نے جس محنت اور لگن سے میری فنی تربیت کی تھی وہ میرے آج تک کام آ رہی ہے۔ میں آج جس مقام پر بھی ہوں خدا کا لاکھ شکر ادا کرتی ہوں۔۔۔۔

ایک سوال کے جواب میں ریما نے کہا کہ میری پہلی فلم بلندی اور دوسری فلم عشق کی کامیابی کے بعد کچھ عرصہ ناکام فلموں کا بھی گزرا ۔۔۔۔ اس دوران میرے بارے میں یہ کہا جانے لگا کہ ریما بلاآخر دو فلموں کی کامیابی کے سہارے کہاں تک چلے گی؟ مگر میری مسلسل محنت نے میرے جزبے کو برقرار رکھا۔ اب میں نے اپنا آپ سنبھال لیا ہے اور اپنی ان غلطیوں کی اصلاح کرلی ہے جو اپنے ابتدائی دور میں کرتی آئی تھی۔

وہ کون سی غلطیاں تھیں جنھوں نے آپ کو ناکامی سے دوچار کیا؟

ریما نے بڑی بہادری سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ پہلی بات تو یہ کہ میں نے بلندی کے بعد اندھا دھند فلمیں سائن کرنا شروع کر دیں' دوسرے میں نے ایسے کردار نہیں چنے جن میں پرفارمنس کی گنجائش ہو۔۔۔۔چنانچہ میں محض ایک ڈانسر بن کر رہ گئی۔ اب صورتحال بدل چکی ہے۔ اب گذشتہ چھ ماہ سے میں نے فلموں اور کرداروں کے چناؤ میں محتاط رویہ اپنایا ہے۔ اس طرح سے اچھے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ سال بھر میں بے شک درجن بھر فلمیں ریلیز ہوں مگر کردار کے حوالے سے ٹھوس پرفارمنس پر مشتمل ہوں۔

دوران گفتگو ریما نے کہا کہ میں بابرہ شریف' شبنم آراء اور شبنم جیسی صف اول کی فنکارہ بننا چاہتی ہوں۔۔۔۔اس وقت میری ساری توجہ اپنے فلمی کیریئر پر ہے۔

"ریما! آپ نے فلموں سے زیادہ مختلف نوعیت کے اسکینڈلز میں زیادہ شہرت پائی ہے؟ اس سلسلے میں کچھ وضاحت کریں گی؟

"ریما نے کہا کہ سکینڈلز کے ذریعے شہرت حاصل کرنے کی وبا بھارتی فنکاروں میں پھیلی ہے۔ ہمارا معاشرہ اور مزہب اس بات کی قطعی اجازت نہیں دیتا۔۔۔۔مگر کیا کروں ایسے چند صحافیوں کا' جو نہ جانے کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ میں صحافیوں کی بہت عزت و احترام کرتی ہوں اور میرے فلمی کیریئر کی ابتداء میں ان لوگوں نے میرا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ مگر مجھے شکایت ان چند صحافیوں سے ہے جو بغیر کسی تصدیق کے خبریں چھاپ دیتے ہیں۔

ریما نے بتایا کہ ہماری فلمی صنعت میں اچھے گھرانوں کی تعلیم یافتہ لڑکیاں محض اسی وجہ سے فلمی دنیا کا رخ نہیں کرتیں کہ شہرت کے ساتھ ساتھ جھوٹے سکینڈلز کا سیلاب آ جاتا ہے۔۔۔۔مجھے بھی ابتداء میں فلموں میں کام کرنے کی اجازت نہ ملی تھی۔ میں نے شوق اور ضد کے آگے حالات کا مقابلہ کر لیا۔ میری اب بھی ایسے صحافیوں سے درخواست ہے جو بغیر چھان بین کے جھوٹی خبریں چھاپتے ہیں کہ وہ باز آ جائیں۔ میں نے جس اعتماد اور حوصلے سے جھوٹے اسکینڈلز کا سامنا کیا ہے اب نہیں کروں گی۔۔۔۔

فن اداکاری کی تعریف کرتے ہوئے ریما نے کہا کہ میرے نزدیک کسی بھی ایسے معاشرتی کردار میں ہو بہو ڈھل جانا اداکاری ہے جو کردار کسی فنکار کو دیا گیا ہو۔۔۔۔۔ریما نے کہا میں اب اپنے کرداروں پر' کہانی پر اور اچھے ہدایت کاروں کی زیر نگرانی کام کرنے پر زور دے رہی ہوں۔۔۔۔

اداکار شان سے شادی کی افواہوں کے بارے میں سختی سے تردید کرتے ہوئے ریما نے کہا کہ "میرا اس کا صرف فنی دوستی کا رشتہ ہے۔ کیونکہ ہم دونوں کے کیریئر کی ابتداء اکٹھے ہوئی پھر ہمارے پرستاروں نے بھی ہمیں سراہا۔ چنانچہ اس قسم کی افواہوں نے جنم لیا۔ بہرحال شان میرا ایک اچھا دوست ہے۔ ہم لوگ کیمرے کے سامنے آکر' ڈوب کر اداکاری کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

پڑھی لکھی فیملی کی لڑکیوں کی فلمی دنیا میں آمد کے بارے میں۔تجاویز دیتے ہوئے ریما نے کہا کہ ہمارے ہاں فلمی کہانیوں میں نمایاں تبدیلی لانا ضروری ہے۔ گھریلو اور معاشرتی مسائل پر مبنی فلمیں نئے چہروں کی آمد تو یقینی بنائینگی۔ رہا سوال ماحول کا تو ماحول' انسان خود بناتا ہے۔ پڑھے لکھے فنکار' ہدایتکار' فلمساز ماحول کے بدلنے میں ٹھوس کردار ادا کریں گے۔

اپنے پیچھے آنے والے نئے فنکاروں کے بارے میں ریما نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ محنت اور دلچسپی سے کام کریں۔ میری طرح اندھا دھند فلموں میں کام نہ کریں بلکہ کم فلموں اور معیاری کام کرنے کو ترجیح دیں۔

شادی کے بارے ایک سوال کے جواب میں ریما نے کہا کہ میں شادی اس وقت کروں گی جب گھریلو ذمہ داریاں بخوبی نبھا سکوں گی۔ فی الحال میری ساری توجہ اپنے کام پر ہے اور بس"

Sahibizada Naeem-ur-Rehman Naeemi

Ulema & Sufis are such members of the Islamic society who are torch-bearers of the faith. to the misled humanity. They teach the people to direct their lives according to the principles of Islam through their own conduct in day to day life.They are such personalities who are always ready to sacrifice everthing they possess for the welfare and betterment of humanity at large and establishment of peace in the world.

Among such personalities is one Sahabzada Muhammad Naeem-ur-Rehman Naeemi who is engaged in running campaign for the enactment of Islam at government level in Pakistan. He is the one most esteemed in the political and religious circles in the country.

Sahabzada Naeemi started his political career as a student and youth leader. His untiring efforts in the field has established his place in the politics of the country. He has connections from the lowest to the highest rank in the society. He is among near and dear friends of the President Ghulam Ishaq Khan. At the time when Pir Fazal Haq waged war against the President, Ex-COS General Aslam Baig, Chief of Intelligence Bureau Brig. Imtiaz from the platform of IJI in the shape of his controversial statements, at that critical juncture, Shabzada Naeemi came forward with full force and made Fazal Haq flee from the Central Secretariate of IJI in Islamabad. This quixotic sofi leader through his open favour for the President established the fact that majority of Sufi leadership is with the President.

These days, Sahabzada Naeemi occupies controlling position of so many organizations. He is President "Jamiaat-e-Mushaikh" Pakistan, Chairman Pakistan Ulema Ittihad Council, Chief Administrator Pakistan Islamic Education Centre, President International Anti-Drug Association, Chairman World Islamic Youth Mission.

In view of his efforts for the society and propagation of Islam 'Youth International feels great pleasure in publishing his views on the current issues related with the maintenance of peace world over as well as problems confronted with Islamic bloc on a whole.

In an answer to a question on the problem of Universal peace in the world he expressed his deep concern over it and told that the greatest issue of the present day is infact maintenance of Universal peace. He viewed that in this world of materialism in which everyone is persuring for his own interests, only Islam can offer a solution to this world problem. He expressed his desire that Ulema and Sufis showed join hands on one platform over looking their petty differences and so frame an Islamic bloc. He stressed the need of such a bloc to defend collectively enemy forces. He assured that is such a united Islamic bloc of Islamic countries is created Jewish and Non-Muslim powers would not dare defy the power of Islamic bloc.

Ulema and Sufis should visit other countries to exchange views with religious scholars of other religions.

Talking about the foreign relations of Pakistan with the outer world he frankly admitted that we are not, presently, in a position to hage or put hostile glances at any country. Islam also does not teach its followers to offend anyone. It gives the lesson of universal peace and brotherhood. We should establish friendship with every country. Our interests are linked with such a vast concept of brotherhood.

In this world of materialism everyone is persuing for his own interests, only Islam can offer a solution to this world problem.

Answering to a question regarding world propaganda against Islam, he opined that learned Ulema & Sufis should visit other countries to exchange views with religious scholars of other religions. This way they can help in eradicating misunderstanding which exist among them. For this purpose they should particularly whole dialogue with the christian scholars.

The role which America can play, being a super power is to introduce religious toleration in world politics. She should come up to help the Muslims of Palestine, Bosnia Kashmir according to the UNO resolutions and the principles of universal moral code, and sane them from unhuman conduct and atrocities being committes on them.

The concept that America is an arch-enemy of Islam, he told that it was a misleading.There are so many instances to refute such a charge. America came to help Kuwait when Iraqi forces attacked and accupied Kuwait and regain her independence. However, he emphasized the importance of frequent meetings of Muslim scholars with that of christian American religious scholars so as to end up any misunderstandings that exist between the two. He hoped that American Democratic Government will play a positive role in this regard.

Expressing his views about American policy regarding Pak-India relations he opined that America should take up the matter to establish permanent peace in the South Asian Countries and particularly while dealing with India and Pakistan on equal basis keeping in view the sensitivity of the relations that exist between these two countries. Particularly, American government should excert her influence and prevail upon India and help Kashmiris to win their birth-right of freedom. Similarly, she should come forward to help Palestinians to back their homeland and liberate Palestine from the clutches of Jews likewise she should help Bosnian Muslims in their freedom movement. It is through these and similar steps that Universal peace can be established. However, if America as a super power go on following the old routine in her Anti-Muslim propaganda, all efforts for peace will remain fruit-less.

Reception Ceremony on, The Defence Day of the P.D.R. of KOREA.

In the reception of Arms Day Defence Minister Syed Ghous Ali Shah cutting the cake, alongwith him Korean Embassy and Military Attached are seen.

The Military Attache of Republic of North Korea in Pakistan gave a reception in Five Star Hotel at Islamabad on the occasion of Arms Day. The Defence Minister Syed Ghous Ali Shah attended the above function alongwith other M.N.As, M.P.As, Diplomats, Journalists, Cultural organisations, well known citizens and women in a large number. The guests took much interest in the informatory literature about North Korea.

In the reception given by Military Attache of North Korea in Pakistan, the guest of honour Defence Minister Syed Ghous Ali Shah (in middle) Korean Embassy, Press Attache Military Attache alongwith his wife.

Mr. Ali Sahum Al Mansoori is a youth of outstanding genius.

Youth is always the backbone of a nation. Alive nations pay great consideration to the education and development of their youth so that in future the reins of government are entrusted to the able hands. The efforts of the U.A.E. in this regard are appreciable for, providing to her youth every possible facility in building up the characters and personalities of the youth.

He is presently serving as Deputy Director in an important trade organization of Abu Dhabi. He belongs to a respectable Arab family. He is ambitions to serve the U.A.E. with heart and soul. He has great love for Pakistanis also and is ever willing to help or develop friendship with them. His charming physique and attrective eyes make him even more winning and captivating.

ansoori with M.S. Qadri Editor.

"He has the qualities of head and heart. His bright academic career and his rapid progress in the professional field themselves speak for his potentionals. His amiable personality has won many a good friends and acquintences with high-ups.

Moalana Abdussattar Khan Niazi.

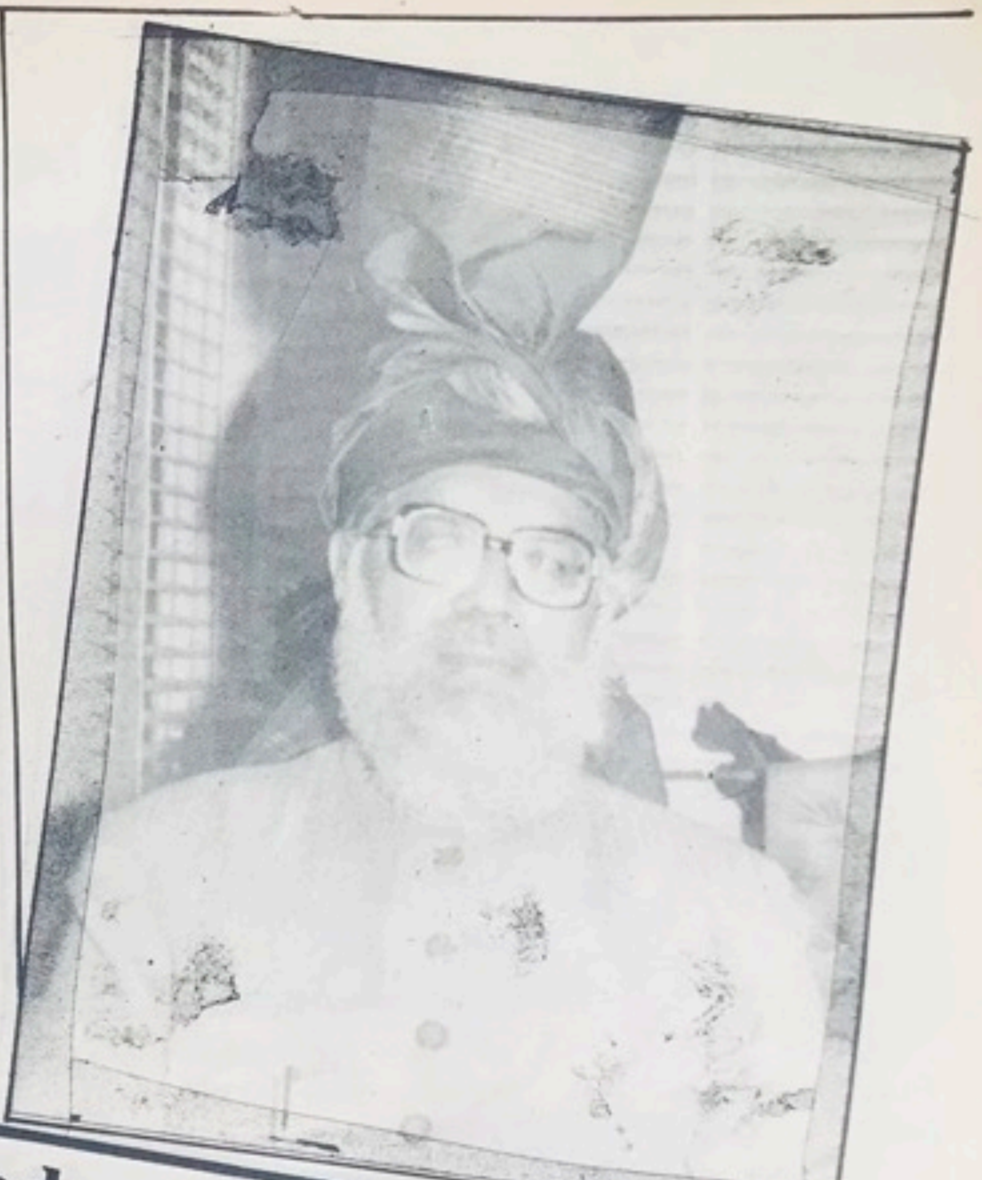

Maulana Mohammad Abdus Sattar Khan Niazi who took oath as Federal Minister for Relegeous Affairs, was born on October 1, 1915 in Village Attock, Paniala, Tehsil Issa Khel of District Mianwali. His father's name is Zulfiqar Ali Khan Niazi.

Maulana Sahib is well-educated man. After doing his matriculation from Issa Khail High School, he passed in 1934 a two year course of study in Islamic education. In 1936 he passed Munshi Fazil and joined Islamia College Lahore from where he passed B.A. in 1938. In 1940 he passed M.A. in Arabic language and in 1941 he did his second M.A. in Persian language.

Maulana Mohammad Abdus Sattar Khan Niazi has a long political career. He was President of Punjab Muslim Students Federation from 1938 to 1940 and President of Pakistan Rural Propaganda Committee from 1941 to 1942. He was Joint Secretary of All India Muslim Students Federation from 1941 to 1942. He was President of District Muslim League 1938, Secretary of Punjab Muslim League from 1944 to 1945 and also served as Member of All India Muslim League Council. He was the convenor of Khilafat-e-Pakistan Group in Pakistan Muslim League and become its President in 1949 which post he held upto 1970. He served as President of Punjab Jamiat-e-Ulema-a-Pakistan from 1970 to 1972 and as Secretary General of Jamiat - e - Ulema - e Pakistan since 1988.He worked as Vice-President of All Pakistan Tuhaffuz-e - Khatam - e - Nabuwat 1974. Maulana Niazi is the founder-member of World Islamic Mission, London which was established in 1973 of which he is Vice- President since 1977. He remained member of Punjab Legislative Assembly from 1946 to 1951 and again from 1951 to 1956. He was elected member of National Assembly of Pakistan in 1989 and now again he has been elected as MNA in 1990 general elections.

Maulana Abdus Sattar Khan Niazi is a widely travelled person. Some of the countries visited by him are Saudi Arabia, India, Iran, Iraq, Kenya, Veneznella, Mauritania, France, UK, USA, Norway, Denmark, Belgium etc.

Maulana Mohammad Abdus Sattar Khan Niazi has written a number of books, some of which are divine values of Islam vs capitalism and communism.

REGD. NO. L 8503 VOL NO. 4 COPY NO. 7 MONTH OF JULY 1992

Editor-in-Chief :
Mohammad Saddique Al-Qadri

Sub Editor
M. Waseem Bhatti
S. M. Raza Naqvi
Tauseef Al-Qadri,
G.M. Qadri
Miss Robina.

Art Editor :
Khalil Shahid,
Shahid Pervaiz

Designer :
M. Maqsood

Commercial & Export Manager :
Tanveer Siddique

Circulation Manager :
Toheed Akhtar

UAE, Saudi Arabia, Bahrain, Qatar, Kuwait, Egypt, Jordan, Korea, Bangladesh, Brunel, China, Hong Kong, Indonesia, Malaysia, Thailand, France, Nepal, Phillipine, Singapore, Sri Lanka, Taiwan, America, England, Germany, Australia, Holland, Kenyia & Maldives

Address for Correspondance:
Monthly
The Youth International Magazine
Alwan-e-Auqaf Building,
(Near Old State Bank)
6th Floor P.O. Box: 2346
Lahore - Pakistan.
TELEPHONE No. (042) 354729

A PAPER OF YOUNG GENERATIONPUBLISHED IN ENGLISH & URDU.

CONTENTS

1. Mr. Ali Sahum Al Mansoori ---- 4
2. Moalana Abdus-Sattar Khan Niazi ---- 5
3. Defence Day of People's Democratic Rep. of KOREA. ---- 6
4. Moalana Naeemi-ur-Rehan Naeemi ---- 8

Printed by Tayyab Iqbal Printers Royal park Lahore, Published for Mohd Siddique Al-Qadri, Awan-e-Auqaf Building Lahore - (Pakistan)

Price in Pakistan Per copy 30 Price in Abroad US$ 2 per copy Price in Saudi Arabia SR 6 per copy
Price in UAE DH 6 per copy

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

ALI SAHUM AL MANSOORI

"THERE SHALL BE NO SCANDLE ANY MORE"
FILMSTAR REEMA

America should come up to help the muslims of Palestine, Bosnia and Kashmir.

SAHABZADA MUHAMMAD NAEEM - UR - REHMAN NAEEMI